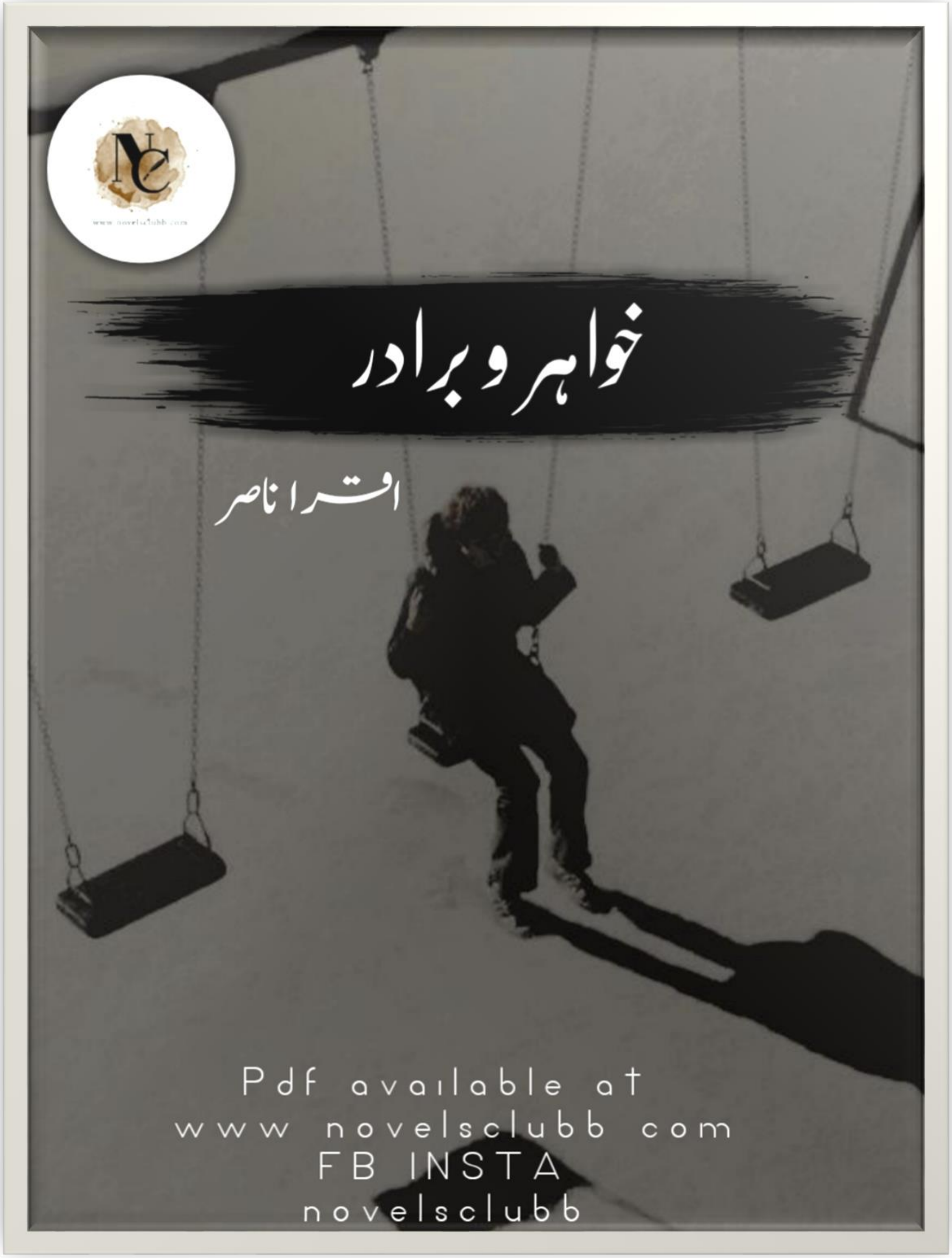
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

یہ بات ہے شایان اور عزاہ کے ولیمے کی رات کی۔ گھڑی کی سوئیاں بارہ بجا رہی تھیں۔ ایسے میں ہم اندھیرے میں ڈوبے ایک کمرے کی جانب بڑھتے ہیں۔ اس کمرے میں واحد روشنی بس کھڑکی سے آنے والی سٹریٹ پولز کی روشنی تھی۔ ایسے میں ہم دیکھتے ہیں کہ سانولی لڑکی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ کمبل سینے تک تانے اور دونوں ہاتھ سر کے نیچے کیے، اوپر چھت کو گھور رہی تھی۔ دن میں اتنی دیر سو جانے کے بعد جائی یانہ کو اب بالکل بھی نیند نہیں آ رہی تھی مگر اس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا۔ اس لیے وہ بیڈ پر لیٹی سونے کی ناکام کوشش ہی کر رہی تھی۔

نیند نہ آنے کی وجہ سے جائی یانہ کے ذہن میں لاکھوں خیالات گردش کرنے لگ گئے تھے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر ایک دم سے ان کے گھر میں یہ سب کچھ کیسے ہو گیا تھا۔ عالیہ کا یوں گھر چھوڑ کر چلے جانا، عزاہ کی شایان سے شادی،

www.novelsclubb.com

بابا کی سارے گھر سے لاتعلقی، شایان کا عزاہ سے برابرتاؤ اور سب سے بڑھ کر عزاہ کا شایان کو چاہنا یہ سب اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

اگر عالیہ شایان کو ناپسند کرتی تھی تو اس نے یہ بات بابا یا گھر کے دیگر افراد سے کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ جائی یانہ کو یاد تھا اس نے شادی سے شاید تین چار دن پہلے اپنے کمرے کی کھڑکی سے عالیہ کو شایان کی کار سے اترتے ہوئے دیکھا تھا۔ اگر عالیہ کو شایان اتنا ناپسند تھا تو وہ اس سے ملنے کیوں گئی تھی؟ کیا وہ شایان کو منع کرنے گئی تھی؟ اگر ہاں تو پھر شایان چپ کیوں تھے، انہوں نے کسی کو بتایا کیوں نہیں؟

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے ذہن میں اٹھتے سوالوں کا جواب فی الحال عالیہ کے سوا کسی کے پاس نہیں تھا۔ سوچتے سوچتے اسے پیاس لگنے لگ گئی۔ جائی یانہ بیڈ پر سے اتری

اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ کمرے کے باہر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کے لیے چلے گئے تھے۔ جائیانہ انہی باتوں کو سوچتی سوچتی پانی پینے کے لیے کچن چلی گئی۔

پانی پی لینے کے بعد جائیانہ کچن سے باہر نکل گئی اور اس نے اپنا رخ کمرے کی جانب موڑ لیا۔ راستے میں اسے کسی کے موبائل بجنے کی آواز سنائی دینے لگ گئی۔ جائیانہ نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ لاؤنج میں رکھے صوفے کے پاس سے آ رہی تھی۔ وہ پاس آئی تو اس نے صوفے پر رکھا اشفاق کا موبائل دیکھا جواب خاموش ہو چکا تھا۔ جائیانہ اشفاق کے موبائل کو یہاں پڑا دیکھ کر تھوڑا سا الجھی۔ بابا تو کل سے کمرے سے باہر نہیں نکلے تھے تو یہ یہاں کیسے آ گیا۔ اس نے موبائل پکڑ لیا اور تھوڑی دیر کے لیے وہ دوبارہ کال آنے کا انتظار کرتی رہی لیکن جب

www.novelsclubb.com

موبائل پر کال دوبارہ نہ آئی تو وہ موبائل واپس صوفے پر رکھ کر واپس جانے لگی۔

ابھی وہ ایک دو قدم صوفے سے پیچھے ہٹی تھی کہ اسے کچھ یاد آیا۔

وہ مڑی اور اشفاق کا موبائل پکڑ لیا۔ موبائل کو ان لاک کیا اور واٹس ایپ پر گھس گئی۔ جائیانہ موبائل کی اسکرین دیکھتے دیکھتے صوفے پر بیٹھ گئی۔

جس نمبر سے عالیہ کے نکاح نامہ کی فوٹو موصول ہوئی تھی وہ ابھی تک واٹس ایپ پر موجود تھا۔ جائیانہ نے اس نمبر پر غور کیا۔ اس نے بارات والے دن بھی اس نمبر کو دیکھا تھا تو یہ اسے کچھ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا اور آج بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔ وہ بہت دیر تک نمبر کو تکتی رہی لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ بالآخر فون کو اس کی جگہ پر رکھ کر وہ خاموشی سے واپس جانے لگ گئی لیکن اب اس کا ذہن اس نمبر کے معاملے میں الجھا ہوا تھا۔ پتہ نہیں کیوں وہ جب بھی اس نمبر کے

بارے میں سوچ رہی تھی اس کا ذہن بار بار عالیہ کے کمرے کا منظر دکھا رہا تھا۔وہ یہی سوچتی سوچتی بیڈ پر لیٹ گئی اور کمبل کو اپنے چہرے تک اوڑھ لیا۔اس نے مزید دھیان سے سوچنا شروع کیا۔ایک بار پھر ذہن پر عالیہ کا کمرہ چھایا لیکن اس کے ذہن میں عالیہ کے موبائل کو پکڑا ہوا عکس بھی ابھرا تھا۔اس نے عالیہ کا موبائل پکڑا ہوا تھا اور ایک شخص کی ڈی پی اسکرین پر جگمگا رہی تھی۔یہ نمبر اشفاق کے موبائل پر موجود نمبر جیسا ہی تھا۔شاید!!

اس نے تھوڑا اور غور کیا۔اس شخص کے چہرے کا دھندلا سا سانچا اس کے ذہن میں ابھرا۔اسی وقت اسے ایک شخص یاد آیا جو بالکل اسی عکس کی طرح اسے دکھائی دیتا تھا۔جائیانہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے منٹ سے پہلے اپنا موبائل ہاتھ میں لیا اور فوراً واٹس ایپ پر بنے گروپ پر آئی جسے بی بی اے اسٹوڈنٹ لرننگ گروپ کا نام دیا گیا تھا۔ جائی یانہ عجلت میں اپنی انگلیاں اسکرین پر دبانے لگی اور اس جگہ پر آئی جہاں پر بتایا جا رہا تھا کہ کس کس نے یہ گروپ جوائن کیا ہے۔ جائی یانہ اپنی انگلی نیچے سے اوپر کرتی کچھ ڈھونڈنے میں مشغول تھی۔ اس کی نظر ایک شخص کی ڈی پی پر گئی۔ پھر نظر ڈی پی کے ساتھ موجود موبائل نمبر پر گئی۔ یہ نمبر اس نمبر سے بالکل مختلف تھا جو اس نے اشفاق کے موبائل میں دیکھا تھا لیکن اسے ابھی اسی نمبر کی تلاش تھی۔ اس نے فوراً اس پر کلک کیا اور میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں جائی یانہ بات کر رہی ہوں!" اس نے ساتھ ساتھ اپنا رول نمبر بھی بتایا۔

"میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے اور وہ بھی بہت ضروری۔ تم مجھ سے کل مل سکتے ہو؟"

اس نے یہ پیغامات سینڈ کر دیے اور پھر اضطرابی حالت میں اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگ گئی جو اس کے چہرے پر گر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے میسج آیا۔

"میں آپ کو پہچان گیا ہوں۔ میں کل نہیں آ پاؤں گا۔ دو تین دن بعد میرا یونیورسٹی آنا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے چہرے پر تھوڑی سی مایوسی چھائی لیکن پھر وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"ٹھیک ہے تو میں جمعہ والے دن یونیورسٹی آؤں گی کیا تب مجھ سے بات کر سکو گے؟"

جائی یانہ نے میسج سینڈ کر دیا۔کچھ دیر بعد تھمبز اپ کا ایموجی موصول ہوا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے موبائل دوبارہ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور کروٹ لے کر بیڈ پر لیٹ گئی۔اب بس اسے جمعے کے دن کا انتظار تھا۔

****

صبح کے وقت سورج کی روشن کرنیں گرم اور پر سکون معلوم ہوتی تھی۔
سورج کی کرنوں نے زمانے پر چھائے اندھیروں کو ختم کر دیا تھا مگر افسوس اس
سورج میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ تاریک دلوں کو اپنی روشنی سے منور کر سکے۔

سورج کی کرنوں کا اگر تعاقب کریں تو اس کی کرنیں زینب کے گھر کی
عمارت پر پڑ کر اپنی آمد کا پیغام دے رہی تھیں۔ ہم گھر کے اندر داخل ہو تو سارا
خاندان کھانے کی میز پر بیٹھا کھانا کھاتا دکھائی دے رہا تھا۔ سر براہی کرسی پر زینب

چائے کا کپ نزاکت سے پکڑے اسے پینے میں مصروف تھیں۔زینب کے ایک جانب شایان بیٹھا تھا جبکہ دوسری طرف عزاہ بیٹھی تھی۔عزاہ اور شایان ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے مگر دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی جانب دیکھنے کی خطا نہیں کر پا رہا تھا۔

شایان کا سارا دھیان اپنے موبائل پر تھا۔موبائل پر نظر جمائے وہ وقفے وقفے سے چائے کے گھونٹ اور ٹوسٹ کے نوالے منہ میں ڈال رہا تھا۔وائٹ کلر کی شرٹ پر کالا کوٹ پہنے وہ آفس جانے کے لیے بالکل تیار تھا۔اس کے سامنے بیٹھی عزاہ کی نظریں اپنی پلیٹ پر تھی۔وہ اس وقت شایان کی جانب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔عزاہ جانتی تھی کہ شایان پھپھو کی موجودگی میں بدتمیزی نہیں کرے گا مگر پھر بھی اسے شایان سے ڈر لگنے لگ گیا تھا۔عزاہ کے حلیے پر آؤ تو اس نے آج

www.novelsclubb.com

اسکن کلر کا سادہ جوڑا پہن رکھا تھا۔ بالوں کو سختی سے جوڑے میں جکڑا گیا تھا۔اس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

عزاہ بے رغبتی سے نوالوں کو حلق سے اتار رہی تھی۔ چائے پیتی زینب کی نگاہ اچانک عزاہ کی پلیٹ پر گئی جس پر کھانا نہ ہونے کے برابر تھا۔

"عزاہ بیٹا اتنا کم کیوں کھا رہی ہو؟ اگر یہ کھانا پسند نہیں ہے تو ملازمہ سے کہہ دو وہ تمہیں کچھ اور بنا دے گی۔"

www.novelsclubb.com

شایان نے ناگواری سے عزاہ کو دیکھا اور سر جھٹک کر نگاہیں دوبارہ اپنے موبائل کی جانب کرلی۔(اٹینشن سیکر)

"نہیں پھپھو میں بس اتنا ہی کھاتی ہوں۔"عزاہ کی بات سن کر شایان جل کر رہ گیا۔(ڈرامے۔۔۔!)

"تمہیں اپنی خوراک بڑھانی چاہیے۔تمہاری عمر کی لڑکیوں کی خوراک تو کافی اچھی ہوتی ہے۔"زینب نے گفتگو کو آگے بڑھانا چاہا۔

ابھی عزاہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی نمرہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ تو کھانے پینے کی بہت شوقین تھی۔تم کس پر چلی گئی ہو؟"نمرہ نے یہ بات ہنستے ہوئے کہی۔اس کی بات سن کر ہال میں موجود تمام نفوس کو سانپ

سونگھ گیا۔ نمرہ نے جب سب کے چہروں پر ناگوار تاثرات دیکھیں تو اس کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی اس نے غلط وقت پر غلط انسان کا حوالہ دے دیا ہے۔

زینب نے نمرہ کو تادیبی نگاہوں سے گھورا۔ عزاہ پلیٹ کی جانب جھک گئی اور شایان کے لب سختی سے بھینچ گئے۔ اس کے ہاتھ موبائل پر تیزی سے حرکت کرنے لگ گئے۔ کچھ دیر بعد جب شایان نے اپنا ناشتہ مکمل کر لیا تو وہ ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا۔ زینب بھی ناشتہ ختم کر کے اپنی کرسی سے اٹھ گئیں تبھی ان کی نظر شایان کی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر گئی۔ اس کرسی پر جامنی رنگ کی فائل رکھی تھی۔ زینب نے آگے بڑھ کر فائل کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ وہ شایان کی فائل تھی جو وہ اپنے ساتھ ڈائننگ ہال میں لے کر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ!! یہ شایان کی فائل ہے۔اسے جلدی سے دے کر آجاؤ ایسا نہ ہو وہ آفس کے لیے گھر سے نکل جائے۔"

عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا اور زینب سے فائل پکڑ کر ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئی۔زینب جو باہر جانے والی تھیں انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئیں۔انہوں نے گہری نگاہوں سے نمرہ کو دیکھا جو کھانا کھانے میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔ماں کی نظروں کو محسوس کر کے نمرہ نے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا۔زینب نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔"اس سے پہلے زینب کچھ کہہ پاتیں نمرہ نے ان کی بات کاٹ دی۔

"میں جانتی ہوں آپ مجھے اس بات پر ڈانٹیں گی کہ میں نے عالیہ کا ذکر بھائی اور عزاہ کے سامنے کیوں کیا۔" نمرہ تھوڑی دیر کے لیے رکی۔ "میں مانتی ہوں میری غلطی ہے مجھے عالیہ کا نام نہیں لینا چاہیے تھا مگر آپ یہ بھی تو دیکھیں عالیہ میری دوست ہے۔ اب اس کا ذکر زبان پر غلطی سے آ ہی سکتا ہے۔"

زینب نے کچھ بھی نہیں کہا۔ زینب خاموش اور بے تاثر نگاہوں سے نمرہ کے چہرے کو ٹٹولتی رہی۔ نمرہ زینب کی ان نگاہوں سے گڑبڑا گئی۔

www.novelsclubb.com

"مما آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے؟"

زینب نے گہرا سانس لیا۔

"تم جانتی تھی نا کہ عالیہ کسی اور کو پسند کرتی ہے؟"

الفاظ تھے یا صور جو زینب نے نمرہ کے کانوں میں پھونکے تھے۔ نمرہ کے وہم و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس کی ماں اس سے یہ سوال پوچھیں گی۔ اس کا چہرہ ایک پل میں فق ہو گیا۔

"نہیں مجھے کیسے پتہ ہو گا۔ مما آپ کیسی باتیں کر رہی ہے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اسے روک نہ لیتی۔" نمرہ نے ہڑبڑاہٹ کے عالم میں کمزور سی صفائی دی۔

www.novelsclubb.com

زینب خاموشی سے نمرہ کو دیکھتی رہی۔ایسالگ رہا تھاوہ نمرہ کو اندر سے باہر تک پڑھ رہی تھی۔زینب نے پھر کوئی سوال نہ کیا۔نمرہ نے جلدی سے ناشتہ منہ میں ٹھونسااور ڈائننگ ہال سے جانے کے لیے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ زینب کے پاس سے ہو کر ڈائننگ ہال کے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ زینب کی آواز نے اس قدموں پر زنجیر ڈالی۔

"نمرہ مجھے امید ہے تم مجھے اور اپنے بھائی کو کبھی بھی دھوکہ نہیں دو گی۔"

نمرہ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔اس کے چہرے پر سایوں کاراج ہو گیا۔ نمرہ پلٹ کر مڑی نہیں۔اسے ڈر تھا کہ زینب نے اب اسے دیکھا تو وہ سب کچھ جان جائے گی۔ نمرہ کوئی جواب دیے بغیر تیز قدم اٹھا کر ہال سے باہر نکل گئی۔

نمرہ کے جانے کے بعد زینب نے سر کرسی کی پشت پر ٹکا دیا اور لمبی گہری سانسیں بھری۔

ڈائننگ ہال کو چھوڑ کر اب پورچ کی جانب آؤ تو شایان اپنی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنی گاڑی کا دروازہ جیسے ہی کھولا گھر کا مرکزی دروازہ کھلا اور عزاہ بھاگتی ہوئی شایان کے پاس آئی۔شایان کے دروازہ کھولتے ہاتھ ہوا میں معلق ہو گئے۔

"شایان آپ اپنی فائل چھوڑ آئے تھے!"عزاہ نے ہانپتے ہوئے اپنی بات مکمل کی اور فائل والا ہاتھ شایان کی جانب بڑھایا۔

"توجہ حاصل کرنے کا کوئی موقع تم چھوڑ نہیں سکتی ہو!"شایان نے فائل پکڑتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔عزاہ کی سنہری آنکھوں میں الجھن پھیل گئیں کیونکہ یہ بات موقع محل سے بالکل مختلف تھی۔

"جی؟"عزاہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

شایان عزاہ کو اب جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر پھیلی ناگواری گہری ہوتی جارہی تھی۔

"تم کتنی بھی کوشش کرلو۔ کتنی ہی توجہ لینے کی جدوجہد کرلو میرا دل اپنے لیے کبھی نرم نہیں کر پاؤ گی۔اگر تم سمجھتی ہو کھانا کم کھا کر، آنکھوں میں ہر وقت آنسو لے کر، چہرے پر بارہ بجا کر مجھے تم سے محبت ہو جائے گی تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے۔ تمہارا وجود کبھی بھی میرے لیے اہم نہیں ہو پائے گا۔۔"شایان سختی سے کہہ رہا تھا جبکہ سامنے کھڑی عزاہ کو شایان کا دماغ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنے آپ کو اس بھول سے بھی نکال لو کہ ماما کو اپنے ساتھ ملا کر تم مجھ پر کسی قسم کا پریشر ڈال سکتی ہو۔میں ماما یا کسی اور کے پریشر میں آنے والا شخص نہیں ہوں۔"

یہ کہہ کر شایان گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی کو گھر کے گیٹ سے باہر نکال کر آگے بڑھ گیا۔عزاہبت بنی وہی کھڑی رہ گئی۔وہ شایان کو بس فائل پکڑانے آئی تھی اور شایان نے اسے بے وجہ اتنی باتیں سناڈالی۔

کیا واقعی میں وہ شایان کے نزدیک اتنی کم تر تھی۔اس کا دل ڈوبنے لگا۔وہ بوجھل دل کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہو گئی۔

****

*

"جی جی اوکے ماما!"

عالیہ کی آنکھ آریان کی آواز سے کھلی تھی۔اس نے بیڈ پر سے اپنا سر اوپر کیا اور آریان کو دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا۔کالے رنگ کی پینٹ پر اورنج کلر کی ٹی شرٹ پہنے آریان کے دونوں ہاتھ گھڑی پہننے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔اس کا موبائل اس کے کندھے پر تھا جسے اس نے سر جھکا کر سنبھالا ہوا تھا۔وہ یقیناً اپنی ماں سے بات کر رہا تھا۔

"اچھا ماما باقی باتیں آ کر کروں گا۔"

آریان نے گھڑی پہن لی تو موبائل ہاتھوں میں لیا اور دوسری طرف موجود شخص کو خدا حافظ کہہ کر کال کاٹ دی۔

عالیہ اب اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔اس کے پاؤں ابھی بھی کمبل میں چھپے تھے۔آریان نے ڈریسنگ کے آئینے سے جب عالیہ کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو مڑے بغیر عالیہ کے عکس کو دیکھتا ہوا مسکرایا۔آریان کچھ زیادہ ہی ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے نیوی بلو کلر کا نائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں سونے کی وجہ سے سوجی ہوئی لگ رہی تھیں۔وہ اس عجیب سے حلیے میں بھی پیاری لگ رہی تھی۔

"کہیں جا رہے ہو؟" عالیہ نے بھاری آواز میں کہا۔ایسا لگتا تھا وہ بہت گہری نیند سے اٹھی تھی۔

"ہاں ماما کے پاس جا رہا ہوں۔میں نے سوچ لیا ہے میں ماما کو آج سب کچھ بتا دوں گا۔" آریان کی بات سن کر عالیہ کی آنکھیں کھل گئیں۔کچھ دیر پہلے والی سستی اب ختم ہو چکی تھی۔

"تم آنٹی کو بتانے جا رہے ہو؟" عالیہ نے بات دوبارہ دہرائی۔

"ہم اور آنٹی نہیں ماما بولو" آریان نے نرم سے انداز میں عالیہ کی تصیح کروائی۔ عالیہ نے ماتھے کو چھوا۔

"ہاں سوری!" آریان مسکرا کر رہ گیا۔ وہ اب آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کرنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کچھ دیر خالی نگاہوں سے کمبل کو گھورتی رہی۔ پھر اس نے سر اٹھا کر آریان کو دیکھا جس کے بال ابھی بھی سیٹ نہیں ہوئے تھے۔

"میں بھی تمہارے ساتھ آنٹی کے پاس جاؤں گی۔" عالیہ کا انداز فیصلہ کن تھا۔آریان کے بال بناتے ہاتھ رک گئے۔

"تم بھی ساتھ چلو گی؟" آریان نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔اس نے بال سیٹ کرنا دوبارہ شروع کر دیا تھا۔

"ہاں! اگر نکاح ہم دونوں نے کیا ہے تو ناراضگی تم اکیلے کیوں برداشت کرو گے۔میں تمہارے ساتھ جاؤں گی تاکہ آنٹی کو بتا سکوں کہ ہمارا نکاح اتنی جلد بازی میں کیوں ہوا ہے۔" آریان نے برش ٹیبل پر رکھ دیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا عالیہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔عالیہ نے آریان کے بیٹھنے کے لیے اپنے پاؤں سمیٹ لیے۔آریان بیڈ پر بیٹھ گیا اور عالیہ کے ہاتھوں کو تھام لیا۔اس نے سر اٹھا کر عالیہ کی سنہری آنکھوں کو دیکھا۔

"تم میرے ساتھ چلو گی یہ سن کر مجھے اچھا لگا لیکن آج میں تمہیں ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میں ماما سے اکیلے کروں تاکہ ان کی ری ایکشن دیکھ لوں۔ ویسے تو وہ غصہ ہی کریں گی مگر مجھے برا بھلا کہہ کر شاید ان کا غصہ جلدی اتر جائے گا۔ لیکن اگر تم میرے ساتھ جاؤ گی تو شاید معاملات مزید بگڑ جائیں گے۔ وہ میری بات سنے بنا ہی مجھے گھر سے باہر نکال دیں گی۔ آج مجھے ان سے بات کر کے دیکھنے دو ان کا غصہ کتنے لیول پر ہے۔"

عالیہ کو آریان کی بات سمجھ آگئی تھی۔ اس لیے اس نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔ آریان اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔ عالیہ کے ہاتھوں میں اس کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ مجھے سمجھنے کے لیے۔۔۔!"

عالیہ بھی اسے دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔

****

زینب کی زندگی میں شادی کے بعد ٹھہراؤ آگیا تھا۔اس کی زندگی آرام سکون سے گزر رہی تھی۔شادی سے پہلے وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عمر کا کاروبار اسلام آباد کی بجائے کراچی میں ہے اور عمر کراچی میں ہی قیام پذیر ہے۔

www.novelsclubb.com

شادی کے بعد زینب بھی کراچی منتقل ہو گئی تھی۔زینب کو اپنے سسرال والوں کی طرف سے کبھی کسی بڑی مشکل کا سامنا نہیں ہوا تھا۔اس کی ساس نگینہ بیگم اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ اسلام آباد میں رہتی تھی۔انہوں نے روایتی ساسوں کی طرح زینب کو مشکل وقت نہیں دیا تھا۔وہ طبیعت کی خاصی اچھی عورت تھی۔عمر کے باپ کا ان کی شادی سے ایک سال پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا۔

زینب اور عمر کراچی میں اپر مڈل کلاس کالونی میں رہائش پذیر تھے۔

کراچی آجانے کے بعد زینب کا اپنے میکے سے رابطہ نہ ہونے کے برابر تھا۔بس عید کے موقع پر ہی زینب جب سسرال سے ملنے اسلام آباد آتی تو حسن کے گھر بھی چکر لگا آتی۔اس کے چچا چچی کے گھر کا ماحول اس کے لیے پہلے جیسا ہی تھا۔وہاں پر اس کا کافی ٹھنڈے انداز میں استقبال کیا جاتا تھا۔پندرہ بیس منٹ کی مختصر سی ملاقات میں

www.novelsclubb.com

زینب کو اچھے سے باور کروادیا جاتا کہ اسے اپنے سسرال والوں سے ہی بنا کر رکھنی ہے۔اس کے میکے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

عمر اس کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔شادی کے چھ مہینے بعد زینب کی پریگننسی کی خوشخبری نے زینب کی زندگی میں مزید خوشیاں بھر دی تھیں۔عمر کی توجہ اور محبت زینب کے لیے مزید بڑھ گئی۔اس کی ساس کو جب یہ خبر ملی تو وہ پھولے نہیں سما رہی تھی ان کا بس چلتا تو وہ اڑ کر زینب کے پاس پہنچ جاتی مگر وہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے کراچی کا سفر نہیں کر سکتی تھیں۔اسی دوران زینب کو اپنے سسرال سے معلوم ہوا کہ ام ہانی کی منگنی ہو گئی ہے۔اسے مریم یا حسن کی جانب سے ایسی کوئی خبر نہیں ملی تھی لیکن اس نے اپنے میکے کا بھرم رکھنے کے لیے اس نے یہی بتایا کہ اسے پہلے سے معلوم تھا لیکن اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے وہ اسلام آباد نہیں گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کا دل چاہا کہ وہ فون کر کے مریم یا حسن سے شکوہ کرے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اگر کوئی اسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا تو اس میں اتنی عزت نفس تو تھی ہی کہ ان سے بات نہ کرے۔ زندگی اسی ڈگر پر رواں دواں تھی۔

****

www.novelsclubb.com

گھڑی نے دوپہر کے تین بجا دیے تھے۔ عالیہ لیونگ روم کے صوفے پر بیٹھی دیوار پر لگی ایل سی ڈی میں ڈرامے دیکھ رہی تھی۔ اس نے دونوں پاؤں

صوفے کے اوپر کیے ہوئے تھے۔وقفے وقفے سے وہ سامنے ٹیبل پر پڑے بسکٹ کو اٹھاکر کتر رہی تھی۔ابھی ڈرامے میں کوئی اچھا سین چل رہا تھا۔عالیہ بڑے انہماک سے ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھی۔اسی وقت اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ عالیہ کی ساری توجہ ٹوٹ گئی۔عالیہ نے کچھ آگے جھک کر دروازے پر جھانکنا چاہا۔

اسے آریان لیونگ روم میں آتا دکھائی دیا۔اس کے قدم بوجھل تھے اور چہرہ اترا ہوا تھا۔جو مسکراہٹ عالیہ نے آریان کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے دیکھی تھی اب اس کا نام ونشان بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔عالیہ کچھ کچھ سمجھ گئی تھی کہ مسئلہ کیا تھا۔شاید اس نے خود کو اس بات کے لیے تیار بھی کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آریان لیونگ روم میں آیا اور عالیہ کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ عالیہ نے آریان کی آنکھوں میں دیکھا تو اسے نمی جھلکتی ہوئی دکھائی دی۔ ایسا لگتا تھا اس نے خود کو رونے سے بمشکل روکا ہوا تھا۔

"ماما نہیں مانی؟!" عالیہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ وہ جانتی تھی اس بات کا کیا جواب ہو گا۔

آریان نے سر نفی میں ہلایا اور عالیہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں پر گرا کر چھپا دیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مجھ سے بہت غصہ ہے۔" آریان کی دبی ہوئی روہانسی آواز عالیہ کی سماعتوں سے گزری۔

عالیہ نے اپنے پاؤں نیچے زمیں پر رکھے اور آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دینا چاہا۔

"تم فکر نہ کرو یہ وقتی غصہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

آریان نے اپنا چہرہ ابھی بھی جھکایا ہوا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ یہ غصہ وقتی ہے۔مجھے پتہ تھا کہ ماما یہ جان کر بہت غصہ ہونگی اور مجھ سے کچھ وقت کے لیے ناراض ہو جائیں گی مگر میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ مجھ سے سارے رشتے ناطے توڑ دیں گی۔"

"آخر ماما کو مجھ سے مسئلہ کیا ہے۔کیا میں ان کے معیار پر پورا نہیں اترتی ہوں؟"عالیہ کو کبھی بھی یہ مسئلہ سمجھ نہیں آپایا تھا۔

"انہیں تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔سارا مسئلہ ان کی اس خواہش کا ہے وہ اپنی مرضی کی بہو لے کر آئے۔انہوں نے تو تمہارا نام بھی نہیں سنا ہے۔" آریان نے اپنا سر اٹھا کر عالیہ کو دیکھا۔آریان کی آنکھیں اب سرخ ہو رہی تھیں اور آنکھوں کے ارد گرد بھی نمی دکھائی دے رہی تھی۔ایسا لگتا تھا اس نے جھکے سر میں اپنے آنسو بہائے تھے۔

عالیہ فرش کو تکنے لگی۔ آخر گھر کو بڑوں میں اتنی انا کیوں ہوتی ہے۔
آخر کیوں ان کے نزدیک بچوں کی خوشی کوئی معنی نہیں رکھتی ہے۔ ضد اور انا جب گھر کے بڑوں میں داخل ہو جائے تو اکثر خاندان کے بٹوارے ہو جاتے ہیں۔

عالیہ نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے رنجیدہ آریان کو دیکھا۔ اس مرد کو یوں بکھرا دیکھ کر عالیہ کے دل میں ہمیشہ ٹیسیں اٹھتی تھی۔ لیکن اس وقت وہ آریان کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

جمعے کا دن

یونیورسٹی کے پر ہجوم گراؤنڈ میں بیٹھی جائی یا نہ لوگوں کی باتوں، خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازوں کو سن رہی تھی۔ اس کا دماغ اس وقت الجھا ہوا تھا۔ وہ یہاں پر آ تو گئی تھی مگر اب اسے اپنا فیصلہ جلد بازی کا نتیجہ لگ رہا تھا۔ وہ بس خیال ہی خیال میں باتیں جوڑتے ہوئے کسی شخص کو یہاں کیسے بلا سکتی تھی۔ اتنے دنوں بعد یونیورسٹی آنے کے بعد اس پر پڑھائی کا بوجھ بھی بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوال سے آج صبح یونیورسٹی جانے کی اجازت لیتے ہوئے جائی یا نہ کو لگ رہا تھا کہ نوال اس پر غصہ کریں گی مگر خلاف توقع نوال نے بالکل بھی غصہ

نہیں کیا۔ان کا پہلے جیسا غصہ اب بالکل ختم گیا تھا۔انہوں نے بڑی آسانی سے جائی یانہ کو یونیورسٹی جانے کی اجازت دے دی۔اشفاق کا حال ابھی تک ایسا ہی تھا۔وہ ابھی تک آفس نہیں گئے تھے اشفاق لوگوں کا سامنا کرنے سے کترا رہے تھے۔
جائی یانہ بھی آج یونیورسٹی نہ آتی اگر اسے کچھ معلومات اکھٹی نہ کرنی ہوتی۔

جائی یانہ یونیورسٹی کے آدھے ٹائم تک اس شخص کو ڈھونڈتی رہی لیکن اس نے تو شاید دکھائی نہ دینے کی قسم کھالی تھی۔جائی یانہ نے اسے کال مسیجز بھی کیے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے جائی یانہ تھک ہار کر گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی۔آج نائلہ بھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔وہ خوب بور ہو رہی تھی۔جائی یانہ کو جب لگنے لگا کہ وہ آج یونیورسٹی نہیں آیا ہے۔تبھی وہ شخص اسے دور سے آتا دکھائی دیا۔جائی یانہ کی بھوری آنکھیں چمک اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

اگر جائی یانہ کی نظروں کا تعاقب کرو تو وہ قدم قدم چلتا جائی یانہ کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس نے براؤن کلر کی ٹی شرٹ پر اسکن کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اپنے بیگ کا ایک بازو کندھے پر ڈالے وہ اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس کے بھورے گھنگرالے بال دھوپ پڑنے کی وجہ سے سنہری شیڈ کے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ جائی یانہ کے سر پر کھڑا ہو گیا اور اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے جائی یانہ سے بیٹھنے کی اجازت مانگ رہا ہو۔جائی یانہ نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔اس نے آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لیے ماتھے پر ہاتھ کا چھجا بنایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر جائی یانہ نے اپنا بیگ ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ بیٹھ سکتا ہے۔

زید جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔

"آپ نے کیوں بلایا؟" زید نے سیدھا کام کی بات پوچھی۔

"مجھے تم سے ایک شخص کے بارے میں پوچھنا ہے!" جائی یانہ نے ہچکچاتے ہوئے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

زید نے سر کو خم دیا جیسے جائی یانہ کو آگے بتانے کا کہہ رہا ہو۔

"تمیں یاد ہے جب ہمارے فرسٹ سمیسٹر کا پہلا پیپر تھا۔"

"ہمم!" زید نے ہنکارا بھرا۔

"اس دن۔۔۔۔۔۔" زید کو اس دن کا بتاتے ہوئے جائی یا نہ خود بھی اس منظر میں گم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اگر غور سے دیکھیں تو یہ یونیورسٹی کا گراؤنڈ ہی تھا لیکن اس دن آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ کسی بھی وقت بارش ہو سکتی تھی۔ ہوا کے ٹھنڈے جھونکیں ماحول کو خوشگوار کیے ہوئے تھے۔ ایسے میں جائی یا نہ ہمیں ایک درخت

کے نیچے بیٹھی دکھائی دیتی ہے۔اس کے سامنے ایک بیگ رکھا ہوا تھا جس کے اوپر اس نے کتاب کھولی ہوئی تھی۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنا پہلا پرچہ دے کر آئی تھی۔اپنے ہاتھ میں سوالیہ پرچہ پکڑے وہ کتاب کھول کر دیکھ رہی تھی کہ اس کے کتنے جوابات درست ہیں اور کتنے غلط۔وہ اپنے کام میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔

اس کے ساتھ ایک اور لڑکی بھی بیٹھی تھی جس نے اپنے سر کو کالے رنگ کی چادر سے چھپایا ہوا تھا۔وہ بیزاری سے جائی یانہ اور اس کے سوالیہ پرچے کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار مجھے پتہ ہے تمہارے سارے جواب ٹھیک ہیں تو پھر تم بلا وجہ خود کو کیوں تھکا رہی ہو؟"

"مجھے پھر بھی دیکھنا ہے کہیں میں نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا ہے" جائی یانہ کی آنکھیں ہنوز کتاب پر تھی۔

"یوں دیکھنے سے تمہارے غلط جواب ٹھیک نہیں ہو جائے گے۔سائیڈ پر رکھو اس کتاب کو۔اتنی مشکل سے تو جان چھٹی ہے"۔

جائی یانہ نے نائلہ کو جواب دینے کے لیے سر اٹھایا مگر اس کی نظر نائلہ سے کچھ دور پیچھے کھڑے دو لوگوں پر پڑی۔ایک شخص کی ان کی جانب پشت تھی جب کہ دوسرے کی شکل وہ بآسانی دیکھ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کی جانب پشت کیے شخص کی شکل دیکھے بنا بھی جائی یانہ اسے پہچان گئی تھے۔ بھرے مجمعے میں بھی وہ اس شخص کو اسے کے گھنگرالے بالوں سے پہچان سکتی تھی۔ وہ زید تھا۔

زید کی اپنے سامنے کھڑے شخص سے خوب بحث ہو رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا سامنے والا شخص زید کو کسی بات کے لیے منا رہا تھا مگر زید سر بار بار نفی میں ہلا کر اسے منع کر رہا تھا۔ نائلہ نے جب جائی یانہ کو اپنے پیچھے دیکھتا پایا تو وہ بھی چہرہ موڑ کر پیچھے کا منظر دیکھنے لگ گئی۔ ان دونوں کی مبہم آوازیں ان تک پہنچ رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد زید غصے سے پیر پٹختا اس شخص کے سامنے سے گزر گیا۔ اس شخص نے ہاتھ پکڑ کر زید کو روکنا چاہا مگر زید نے اپنا ہاتھ چھڑوالیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ دوسرے شخص نے زید کو جاتے دیکھا پھر وہ نائلہ اور جائی یانہ کے سامنے سے گزر گیا۔ اس نے ایک نظر بھی درخت کے نیچے بیٹھی لڑکیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ جائی یانہ

www.novelsclubb.com

نے اس کے چہرے کو دیکھا۔اس کا چہرہ کافی وجیہہ تھا۔جائی یانہ نے کبھی اتنا حسین مرد نہیں دیکھا تھا۔جائی یانہ کی یادداشت میں اس شخص کے چہرے کے نقش و نگار محفوظ ہو گئے۔

منظر ابھر کر معدوم ہوا اور اس کے سامنے چھائی دھند ہٹ گئی۔اب جائی یانہ کو اپنے سامنے زید بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ بات بتانے کا آپ کا مقصد؟" زید نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

جائی یانہ اپنا مقصد بتانے کے لیے موزوں الفاظ ڈھونڈنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ میری بڑی بہن اپنی شادی کے دن سے گمشدہ ہے۔ میں انہی کو تلاش کر رہی ہوں۔" جائیانہ جھجھکتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کو بات بتا رہی تھی۔ اپنی بات بتاتے ہوئے وہ زید کی بجائے گراؤنڈ کی گھاس کو دیکھ رہی تھی۔ "میں نے ان کے گمشدہ ہونے سے کچھ دنوں پہلے اپنی بہن کے واٹس ایپ پر ایک نمبر دیکھا تھا وہاں اسی شخص کی فوٹو ڈی پی پر لگی ہوئی تھی جو تم سے بات کر رہا تھا۔" جائیانہ نے نظریں ابھی بھی نہیں اٹھائی۔

"تو آپ کو اس پر شک ہے؟" زید نے سوچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی پر شک نہیں ہے مگر مجھے اس پوری صورتحال میں اس شخص کے علاوہ کوئی اور چیز مشکوک نہیں لگی ہے۔" جائیانہ نے بات سنبھالتے

ہوئے کہا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص اور زید کا کیا تعلق تھا۔کہیں وہ اس کا کوئی قریبی نہ نکل آئے۔

"آپ نے اپنی بہن سے پوچھا تھا اس شخص کے بارے میں؟"زید کے سوال پر جائی یانہ بولی۔

"میں نے پوچھا تھا مگر میری بہن نے بات ٹال دی۔"جائی یانہ نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بس تم سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ شخص سہی انسان ہے۔ مطلب وہ کوئی۔۔۔" جائی یانہ نے موزوں لفظ ڈھونڈا۔ "کوئی برا انسان تو نہیں ہے نا۔"

"دیکھیں میں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں۔ وہ میرا کزن ہے لیکن ہم لوگوں کے درمیان عرصے سے بول چال بند ہے۔ اس دن بھی وہ اپنے ایک کام سے آیا تھا لیکن میں نے اسے منع کر دیا تھا۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔ "اگر یہ کچھ زیادہ نجی معاملہ نہیں ہے تو کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ تمہارے پاس کس کام سے آیا تھا؟"

زید نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ کسی لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔"

"کس لڑکی کے بارے میں؟" جائی یانہ نے فوراً پوچھا۔

"لڑکی کا نام تو اس نے مجھے نہیں بتایا تھا لیکن وہ کہہ رہا تھا وہ لڑکی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور وہ بی بی اے کی ہی اسٹوڈنٹ ہے۔ شاید اس نے مجھے اس لڑکی کے باپ کا نام بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا نام تھا وہ؟" جائی یانہ نے دوبارہ بے صبری سے پوچھا۔

"اب میری آپ کی طرح اتنی اچھی یادداشت نہیں ہے کہ اتنی پرانی بات یاد رکھوں لیکن ہاں اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا وہ اس لڑکی کے بارے میں فوراً جاننا چاہتا ہے۔"

اس کے بعد زید بولا۔

"اس سے زیادہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ہوں۔ ویسے وہ ابھی تک کنوارا ہے اس کی شادی نہیں ہوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"امم ہمم" جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلایا۔زید اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر بعد تیز قدموں سے جائی یانہ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔جائی یانہ نے اپنا سر ہاتھ پر ٹکا دیا۔زید سے بات کرنے کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔اتنی کوشش کرنے کے بعد وہ خود کو زید کو یہ بتانے پر رضامند نہیں کر پائی کہ اسے لگ رہا ہے اسے عالیہ کے نکاح نامے کی فوٹو اس کے کزن کے نمبر سے ہی موصول ہوئی ہے مگر اسے یہ شک بھی تھا کہ کیا پتہ جو نمبر اس نے اشفاق کے موبائل پر دیکھا وہ وہی نمبر نہ ہو جو عالیہ کے موبائل میں تھا۔ہو سکتا ہے دونوں موبائل نمبر ایک دوسرے سے ملتے ہو لیکن ایک نہ ہو۔ویسے بھی اس کے پاس کوئی پکا ثبوت نہیں ہے۔وہ اس وقت سیلف ڈاؤٹ میں پھنسی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف زید اپنی کلاس لینے کے لیے یونیورسٹی کی عمارت میں داخل ہو گیا تھا۔اسٹوڈنٹس کے ہجوم سے گزرتے ہوئے اسے ایک گلٹ سا

محسوس ہو رہا تھا۔اس نے جائی یانہ کو ساری بات نہیں بتائی تھی۔اس نے ایک
بات جائی یانہ سے چھپا دی تھی۔وہ نہیں جانتا تھا یہی بات جاننا جائی یانہ کے لیے کتنا
اہم تھا۔

****
*

عزاہ بیڈ پر پاؤں پھیلائے ہاتھ میں پکڑی میگزین کی ورق گردانی کر
رہی تھی۔کمرے کی کھڑکی سے شام کی ڈھلتی دھوپ لان پر گرتی ہوئی صاف
دکھائی دے رہی تھی۔عزاہ کو کسی کے قدموں کی آہٹ اپنے کمرے کی طرف

بڑھتی سنائی دی۔اس کے بعد دروازہ کھل گیا۔عزاہ نے سر اٹھایا تو اسے زینب دروازے پر کھڑی دکھائی دی۔ان کے ہاتھوں میں بہت سے شاپنگ بیگز تھے۔

"میں اندر آسکتی ہوں؟"زینب نے اجازت طلب کی۔

عزاہ نے اپنے پاؤں فوراً سمیٹے اور کھڑے ہو کر بولی۔

"جی پھپھو۔مجھے بلا لیا ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

زینب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری اور وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ پر بیٹھ گئیں۔انہوں نے شاپنگ بیگز بھی بیڈ پر رکھ دیے۔ساتھ میں عزاہ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔عزاہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کام مجھے تھا تو سوچا خود ہی آجاؤں۔ویسے بھی پیاسا کنوئیں کے پاس آتا ہے۔کنواں خود چل کر پیاسے کی پیاس بجھانے نہیں آتا۔"زینب کچھ دیر کے لیے رکی۔"میں یہاں ایک ضروری بات کرنے آئی ہوں۔مجھے یقین ہے تم میری بات سنجیدگی سے سنو گی اور اس پر عمل بھی کرو گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کے چہرے پر الجھن پھیل گئی۔ایسی کونسی بات تھی جس پر پھپھو اتنی بڑی تمہید باندھ رہی تھی۔

"میں یہاں پر آج پھپھو نہیں ساس بن کر آئی ہوں۔میں جانتی ہوں تمہاری اور شایان کی شادی بہت عجیب حالات میں ہوئی ہے۔تم دونوں ان سب کے لیے تیار نہیں تھے لیکن یہ سب ہو چکا ہے۔"زینب بات کرتے ہوئے اپنی نظریں فرش پر جمائے ہوئے تھیں جبکہ عزاہ ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو اس وقت اسے بے تاثر دکھائی دیتا تھا۔

"اب تم ان سب کو قبول کر لو اور ایک اچھی بیوی اور بہو کی طرح اپنی ذمہ داری سنبھال لو۔میں جانتی ہوں تمہیں یہ سب سن کر عجیب لگ رہا ہو گا لیکن بیٹا یہی حقیقت ہے۔اپنے اور شایان کے تعلقات کو بہتر بناؤ اور جب تک یہ بہتر نہ بن پائے تب بھی اسے ایک دوسرے کے درمیان میں رکھو۔میاں بیوی کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے اور اس کو مزید نازک وہ لوگ کر دیتے ہیں جو اس رشتے سے

www.novelsclubb.com

ناخوش ہو۔ تمہارے اور شایان کے درمیان چاہے جتنے بھی اختلافات ہوا سے کبھی بھی دنیا کی نظروں میں نہ آنے دینا ورنہ مزاق صرف تمہارا بنے گا۔"

"میں بہت کوشش کرتی ہوں پھپھو مگر شایان کو میرے میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں ہے۔"عزاہ نے افسردہ لہجے میں کہا۔زینب نے نظریں اٹھا کر اب عزاہ کو دیکھا۔پھر اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"شروع شروع میں ایسا ہوتا ہے بیٹا لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔میرا بیٹا بہت اچھا ہے بس اس کا مزاج کچھ تلخ ہے اور اس تلخی کی وجہ بچپن میں ہوئے اس واقعے کی وجہ سے ہے۔"زینب نے یہ کہتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ ارد گرد باندھا جانے کیوں ایسا لگتا تھا وہ یہ کہنے کے بعد گئی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر اس کے بعد زینب نے خود کو سنبھالا۔

"مجھے امید ہے تم میری باتوں پر غور کرو گی اور عمل کرو گی۔ ویسے بھی ایک عورت میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ خود سے منسلک رشتوں کو آپس میں جوڑ کر رکھ سکے۔ اگر عورت چاہے تو مرد کو تھوڑی سی جدوجہد کے بعد راہ راست پر چلا دیتی ہے۔"

اس کے بعد زینب نے شاپنگ بیگز پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میں کچھ کپڑے تمہارے لیے خرید کر آئی ہوں۔" زینب نے ان میں سے ایک شاپنگ بیگ آگے کیا۔ "اس سوٹ کو پہنو اور تیار ہو جاؤ۔ شوہروں کو سجی سنوری بیویاں اچھی لگتی ہیں۔"

اس کے بعد ان کی نظر بیڈ کی تاج کے اوپر موجود عالیہ کی تصویر پر گئی۔ ان کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔

"میں کل اسے اتروا دوں گی اس کا یہاں کوئی کام نہیں ہے۔" زینب نے ناگوار لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔ پیچھے بیڈ پر بیٹھی عزاہ زینب کی باتوں کا مطلب ڈھونڈنے میں مگن تھی۔

****

بچے کے رونے کی آواز جب کچن میں برتن دھوتی زینب کے کانوں میں پڑی تو زینب اپنے گیلے ہاتھوں کو قمیض کے دامن سے صاف کرتی اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھی۔بیڈروم میں داخل ہو کر زینب نے دیکھا چھ ماہ کا شایان بیڈ پر لیٹا رو رہا ہے۔اس کی صاف رنگت رونے کی وجہ سرخ معلوم ہوتی تھی۔اس کی سیاہ آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے۔زینب نے دیوار اپر لگی گھڑی پر نظر دوڑائی۔ابھی شایان کو سوئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔شایان کی نیند دوسرے بچوں کی بہ نسبت کافی اچھی تھی۔اس لیے زینب کو اس کے جلدی اٹھنے پر کچھ حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے شایان کو کندھے سے لگایا اور کمرے میں ٹہلنے لگ گئی۔اگر ہم زینب اور عمر کے مشترکہ کمرے پر ایک نظر دوڑائیں تو کمرے کی دیواروں پر

سفید رنگ کا کلر ہوا ہوا تھا۔ کمرے کا فرنیچر گہرے بھورے رنگ کا تھا۔ بیڈ کے تاج کے عین اوپر عمر اور زینب کی شادی کی تصویر لگی ہوئی تھی جب کہ باقی دیواروں پر قدرتی مناظر کی فوٹوز فریم میں لگی ہوئی تھیں۔ یہ ساری تصویریں زینب کی کھینچی ہوئی تھیں۔ اس نے یہ فوٹوز عمر کو دکھائی تھی۔ عمر کو زینب کی کھینچی ہوئی تصاویر بہت پسند آئی تھی۔ وہ یہ جان کر بڑا مرعوب ہوا تھا کہ زینب کو اتنی اچھی فوٹو گرافی بغیر کسی تربیت کے آتی تھی۔ عمر کا ہی آئیڈیا تھا کہ زینب کو یہ تصاویر کمرے میں لگانی چاہیے۔

www.novelsclubb.com

جب شایان چپ ہو گیا تو زینب اسے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور شایان کو اپنی گود میں لٹالیا۔ اس نے بیڈ کی سائیڈ ڈرارز کے اوپر سے فیڈر اٹھایا اور شایان کو فیڈر پلانے لگی۔

اسی وقت بیڈ پر پڑا اس کا فون بجنا شروع ہو گیا۔زینب نے فون اٹھا کر دیکھا۔اس کی ساس نگینہ بیگم کال کر رہی تھیں۔

زینب نے کال اٹینڈ کی۔

"السلام علیکم امی!"

"وعلیکم السلام!"زینب کو اپنی ساس کی آواز میں خفگی جھلکتی محسوس ہوئی۔

"کیسی ہے آپ؟"زینب نے گفتگو کو آگے بڑھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا ہونا ہے۔یہ بتاؤ شایان کیسا ہے؟"دوبارہ سرد لہجے میں کہا گیا۔زینب کو حیرت ہونے لگی۔آخر نگینہ بیگم اس کی باتوں کا اتنے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب کیوں دیں رہی تھیں۔

"شایان ٹھیک ہے۔ابھی سو کر جاگا ہے۔"

"اچھا!!میں نے تمہیں تمہارے بھائی کے نکاح کی مبارک باد دینے کے لیے کال کی تھی۔"اب کی بار خفگی کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی مگر زینب کو ان کے لہجے نے نہیں بلکہ ان کے الفاظ نے جھٹکا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کس کا نکاح ہوا ہے؟" زینب نے اسی حیرت میں پوچھا۔

"لو بھئی تم تو انجان بن رہی ہو۔ تمہارے بھائی اشفاق کے نکاح کی بات کر رہی ہوں۔ تم تو ایسے چھپا رہی ہو جیسے پتہ نہیں ہمیں اس کے نکاح کا پتہ چل گیا تو ہم لوگ کیا کر لیں گے۔ ہم تمہارے سسرال والے لگتے ہیں تمہارے گھر والوں کو اتنا دھیان تو رکھنا چاہیے تھا۔ نکاح میں بلائے بغیر مٹھائی دینے آ گئے!"

اشفاق کا نام سن کر زینب کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"اشفاق بھائی کا نکاح ہو گیا ہے؟" زینب بے یقینی سے چلائی۔

"کیا مطلب، تمہیں کچھ نہیں پتا ہے؟" اب کی دفعہ نگینہ بیگم بھی الجھی تھیں۔ انہوں نے تو زینب سے ابھی بہت سے گلے شکوے کرنے تھے مگر یہاں تو ان کی بہو خود اپنے میکے کی خبروں سے بے خبر تھی۔

"امی میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔" زینب نے اسی بے یقینی میں نگینہ بیگم کو یقین دلانا چاہا۔

"اچھا کل تمہارے چچا مٹھائی کا ڈبہ دینے آئے تھے۔ دروازے پر کھڑے کھڑے ہی اپنی بیٹی اور تمہارے بھائی کے نکاح کی خبر سنا کر چلے گئے۔ میں نے تمہیں اس لیے کال کی تھی کہ تم سے پوچھوں تمہارے گھر والوں نے ہمیں کیوں نہیں بلایا مگر تم تو خود بے خبر نکلی۔" زینب کا سر چکرانے لگا۔

"اچھا امی کوئی آیا ہے میں آپ سے بعد میں بات کروں گی۔" زینب نے بہانہ بنا کر کال کاٹ دی اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ زندگی میں کبھی بھی اس کے گھر والوں نے اسے نیچا دکھانے کا موقع ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔

کاش اسے یہ بات کسی اور سے پتہ چل جاتی کہ اس کے بھائی کا نکاح ہوا ہے۔ یہ سارا معاملہ اس کی ساس کے سامنے نہ کھلا ہوتا۔ نگینہ بیگم ویسے تو ایک اچھی اور سلجھی ہوئی عورت تھی مگر رشتے میں تو زینب کی ساس لگتی تھی۔ اب اس کے سسرال والے کیا سوچیں گے کہ اس کی اپنے میکے میں یہ اوقات ہے کہ بھائی کی شادی کا بھی اسے ساس سے معلوم ہوتا ہے۔

نگینہ بیگم اور عمر کو ہمیشہ یہی شکایت رہی تھی کہ انہیں زینب کے گھر والے اہمیت نہیں دیتے ہیں۔وہ ہمیشہ خاموشی سے یہ بات سن کر ٹال دیا کرتی تھی۔وہ انہیں کیا بتاتی کہ اس کا خود کا وجود اپنے گھر والوں کے لیے بے معنی ہے۔

مگر آج کہے بنا ہی سب کو معلوم ہو گیا تھا۔اسے یقین تھا کہ نگینہ بیگم یہ بات کچھ دیر میں عمر کو بھی بتادیں گی اور پھر عمر کے آفس سے آجانے کے بعد سوال جواب کا ایک نیا کٹھن مرحلہ شروع ہو گا۔

رات کے کھانے کے دوران وہی ہوا جو زینب نے سوچا تھا۔کھانا کھاتے ہوئے عمر نے اچانک سے اس سے پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے بھائی کی شادی ہو گئی ہے؟"زینب کا دل ایک لمحے کے لیے زور سے دھڑکا۔چاولوں سے بھرا چمچ ہوا میں معلق ہو گیا۔زینب نے چمچ پلیٹ پر رکھ دی اور عام سے انداز میں بولی۔

"جی!آپ کو کس نے بتایا؟"زینب نے غور سے عمر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"امی نے بتایا تھا لنچ بریک میں!"عمر نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!"زینب چمچ کو چاول سے بھری پلیٹ میں گھماتے بولی۔(اب تو سچ ہی کہنا ہو گا!!)

"تمہارے چچا چچی نے ہمیں کیوں نہیں بلایا؟" عمر اب اصل موضوع پر آگیا تھا۔ زینب نے سر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے مرد کو دیکھا۔ عمر کی نظریں بھی اس کی جانب تھی۔

"ان کی مرضی وہ ہمیں بلائیں یا نہ بلائیں؟" زینب نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"لیکن پھر بھی اشفاق کو تو تمہیں بلانا چاہیے تھا۔ آخر کو تم اس کی اکلوتی بہن ہو۔ تم دونوں کا تو خون کا رشتہ ہے۔" عمر نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور انگلیاں آپس میں پھنساتے ہوئے پوچھا۔

"رشتے خون کے نہیں، دلوں کے ہوتے ہیں۔ اگر دل نہ ملے تو خون کی کوئی اوقات نہیں۔ ویسے کیا آپ اس بات پر ناراض ہے کہ انہوں نے آپ کو نہیں بلایا؟"

زینب نے یہ بات اتنی ڈائریکٹ پوچھی کہ ایک لمحے کے لیے عمر گڑ بڑا گیا۔

"نہیں میں کیوں ناراض ہونگا۔ میں تو بس تمہارے لیے ہی پوچھ رہا تھا۔" عمر نے یہ کہہ کر دوبارہ کھانا کھانا شروع کر دیا۔ زینب بھی کھانا کھانے لگ گئی۔ کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

جب زینب کو خاموشی کا وقفہ طویل ہوتا محسوس ہوا تو زینب نے عمر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"میرے لیے آپ اور شایان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ آپ دونوں میرے لیے بہت اہم ہیں۔ مجھے کوئی تیسرا نہیں چاہیے ہماری فیملی پرفیکٹ ہیں۔" زینب کی بات سن کر مسکرا دیے۔ زینب بھی مسکرا دی۔ زینب اس وقت اس بات سے انجان تھی کہ اس کی فیملی کے پیچھے بہت جلد ایک بلا لپٹنے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

**

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی عزاہ اپنے ہونٹوں پر کھلتے لال رنگ کی لپ اسٹک لگا رہی تھی۔ اگر ہم اس کا حلیہ دیکھیں تو اس نے پیلے رنگ کی ایک فراک پہنی ہوئی تھی جو گھٹنے تک آتی تھی۔ اس کے نیچے کھلا پیلے رنگ کا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ یہ وہی سوٹ تھا جو زینب نے اسے پہننے کو کہا تھا۔ لپ اسٹک لگانے کے بعد عزاہ نے اپنا چہرہ دیکھا جو میک اپ کرنے کے بعد ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔ عزاہ نے اپنے بالوں کو دیکھا جسے آگے کی دولٹوں کو چوٹی کی صورت میں باندھ کر پن کی مدد سے پیچھے کر دیا تھا اور باقی کے بالوں کو کھلا چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر عزاہ نے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالی۔ شایان کے آنے کا وقت ہو چکا تھا۔ اب شایان کسی بھی وقت آ سکتا تھا۔ عزاہ کو ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ پچھلی بار جب وہ تیار ہوئی تھی تو شایان نے اسے بے عزت کر کے کمرے سے باہر نکال دیا تھا لیکن وہ پھپھو کو انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اس گھر میں پھپھو کی اسپورٹ کی وجہ سے ہی ٹکی ہوئی تھی اگر پھپھو اس سے ناراض ہو گئی تو اس کا یہاں رہنا نا ممکن ہو جائے گا۔

عزاہ پیچھے مڑی اور ڈریسنگ ٹیبل کی ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ یکدم اس کی نظر بیڈ پر رکھے شاپنگ بیگز پر گئیں جو زینب کے رکھنے کے بعد سے اب تک اسی حالت میں تھے۔ شایان نے اگر بیڈ کو یوں بکھرا ہوا دیکھا تو وہ یقیناً عزاہ سے ناخوش ہو گا۔ وہ بیڈ کی طرف بڑھی اور شاپنگ بیگز اٹھانے میں مصروف ہو گئی۔ ابھی وہ شاپنگ بیگز بیڈ پر سے اٹھا رہی تھی کہ اسے پورچ سے گاڑی کا ہارن بجنے کی آواز

www.novelsclubb.com

سنائی دی اس کا مطلب شایان گھر پہنچ گیا تھا۔عزاہ نے جلدی سے سارا سامان اٹھایا اور وارڈروب میں چلی گئی۔اس نے جلدی سے اپنا سامان الماری میں رکھنا شروع کردیا۔اسے کمرے میں کسی کے داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔اب عزاہ نے سامان تقریباً الماری میں ٹھوسنا شروع کردیا تھا۔سامان رکھنے کے بعد وہ سیدھا کھڑی ہوئی اور اپنے بالوں کو سیٹ کیا۔پھر وہ وارڈروب سے باہر نکل گئی۔

باہر نکلتے ہی اس کی شایان پر نگاہ پڑی جس سے وہ کچھ پل کے لیے پتھر کی بن گئی۔اس سے کچھ دور کھڑا شایان اس کی موجودگی سے بے خبر تھا۔اس کی نظریں اس وقت عالیہ کی تصویر پر ٹکی تھی۔وہ اسے کافی محویت سے گھورے جا رہا تھا۔شایان کی آنکھوں میں موجود محبت عزاہ کو ایک نادیدہ آگ میں جھلسانے لگی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے گلا کھنکھارا مگر شایان

ابھی بھی ساری دنیا مافیا سے بے خبر تھا۔جانے وہ دونوں اسی حالت میں کب تک

کھڑے رہتے اگر ملازمہ کمرے کا دروازہ نہ کھٹکھٹاتی۔شایان کا دھیان فوراً تصویر پر

سے ہٹا۔اس نے ملازمہ کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"بیگم صاحبہ آپ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا رہی ہیں۔"

"انہیں کہو میں پانچ منٹ میں آ رہا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

شایان نے عام سے انداز میں کہا۔ملازمہ نے سر ہلایا اور واپس چلی گئی۔

شایان نے ایک نظر دوبارہ عالیہ کی تصویر کو دیکھا۔اس دفعہ تصویر کو دیکھتے ہوئے

اس کی نظروں میں ملال اور حسرت شامل تھیں۔ پھر اس نے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے عزاہ کو دیکھا۔ شایان کے چہرے پر شرمندگی کا کوئی تاثر نہ دیکھ کر عزاہ کو جھٹکا لگا۔ کیا شایان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا کہ اس کی بیوی اسے اپنی سابقہ منگیتر کی تصویر کو یوں دیکھتا ہوا پکڑ لے۔

شایان نے عزاہ کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک نظر عزاہ پر ڈالی۔

عزاہ کو اس کی نظروں میں اپنے لیے اس وقت کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔ نہ حقارت، نہ نفرت، محبت تو بہت دور کی چیز تھی۔ شایان باتھ روم میں گھس گیا اور پیچھے کھڑی عزاہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ پھر عزاہ کا رخ تصویر کی جانب ہوا۔ عزاہ تصویر کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ مسکراتی ہوئی عالیہ کے چہرے پر تیزاب پھینک ڈالے۔ اس کی وجہ سے شایان اس سے اتنا دور تھا۔ وہ سب کچھ تہس نہس کر دینا چاہتی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جھلکے۔

www.novelsclubb.com

عزاہ بھاگ کر واپس وارڈروب میں چلی گئی اور خود کو پر سکون کرنے لگی۔اسی دوران ورڈراب کے باہر سے قدموں کی آہٹ قریب ہو کر واپس دور جاتی سنائی دی۔شاید شایان کھانے کی میز پر جارہا تھا۔وہ شایان کے لیے اتنا تیار ہوئی تھی مگر شایان کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد جب اس نے خود پر قابو پالیا تو وہ بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔

وہ بے دلی سے ڈائننگ ہال کی جانب بڑھی تو اسے ڈائننگ ہال کے باہر سے شایان اور زینب کی بحث کرنے کی آواز سنائی دی۔عزاہ کے قدم خود بخود رک گئے اور اسے کے کان ان کی بحث سننے میں مبزول ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"آخر تم اس لڑکی کی تصویر کمرے سے ہٹا کیوں نہیں سکتے ہو؟" زینب کی غصے سے بھری آواز باہر سنائی دی۔

"میں کیوں اس تصویر کو باہر نکالوں؟" شایان بھی تنک کر بولا۔

"تمہاری شادی عزاہ سے ہو گئی ہے۔ کمرے میں عزاہ کی بجائے اس کی بہن کی تصویر دیکھ کر کوئی کیا سمجھے گا۔" زینب کو شایان پر مزید غصہ آیا۔

"کسی کو کیا مطلب میرے بیڈ روم میں کیا لگا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اور تمہاری بیوی! کیا اسے اچھا لگتا ہو گا کہ تم نے ایسے اپنی سابقہ منگیتر کی تصویر لگائی ہوئی ہے اور منگیتر بھی وک جو اس کی سگی بہن ہے۔"

اس سے پہلے شایان کچھ بول پاتا۔ عزاہ تیزی سے اندر آئی اور ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"رہنے دیں پھپھو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

دونوں ماں بیٹے کی نگاہیں سنہری آنکھوں والی لڑکی پر پڑی جو ٹیبل کی جانب ہی بڑھ رہی تھی۔ زینب اس کی بات سن کر اسے گھورنے لگی جبکہ شایان نے

تلخی سے سر جھٹکا۔ آخر یہ لڑکی اپنے آپ کو اعلیٰ ظرف دکھا کر ثابت کیا کرنا چاہتی تھی کہ وہ ایک عظیم عورت ہے اور شایان ایک ظالم شخص!!

عزاہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسے زینب کی تیز نظریں اور شایان کی تلخی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے سر اٹھا کر زینب اور شایان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"دیواروں سے تصویریں کو ہٹا کر دلوں میں نقش چہروں کو نہیں مٹایا جا سکتا ہے۔ اس لیے شایان کو جیسا اچھا لگتا ہے ویسا ہی سہی ہے۔" اس کے بعد عزاہ ان دونوں کو نظر انداز کر کے اپنی پلیٹ میں سالن ڈالنے لگ گئی۔ زینب اور شایان

نے ایک نظر سامنے بیٹھی عزاہ کو دیکھا پھر حیرت سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔کچھ پل کے لیے ان کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔زینب اور شایان کو عزاہ کے الفاظ سے زیادہ اس کی سنہری آنکھوں میں موجود تاثرات نے مسحور کر دیا تھا۔ وہ دونوں ہی اس تاثر کو سمجھنے سے عاری تھے۔

زینب نے اسی حالت میں کھانا کھانا شروع کر دیا جبکہ شایان کے چہرے پر دوبارہ ناگواری چھا گئی۔چاہے کچھ بھی ہو جائے اس کا دل کبھی بھی عزاہ کے لیے نرم نہیں پڑ سکتا تھا۔اس نے ایک نظر عزاہ کو دیکھا پھر اس کی نظر عزاہ کے ساتھ بیٹھی نمرہ پر گئی جو ان سب سے بے پروا کھانا کھانے میں مگن دکھائی دیتی تھی۔شایان بھی پلیٹ پر دھیان دے کر خاموشی سے کھانا کھانے لگ گیا۔اب ڈائننگ ہال سے بس چمچوں اور پلیٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اگلے دن شام کو جائی یانہ جب باہر سے اپنا کچھ ضروری سامان خرید کر گھر واپس آئی تو اسے نوال، ام ہانی اور عیسیٰ لان میں ساتھ بیٹھے دکھائی دیئے۔ جائی یانہ نے اپنا سامان کمرے میں رکھا اور ان لوگوں کی کمپنی جوائن کرنے کے لیے لان میں چلی گئی۔

لان میں آکر وہ واحد خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جائی یانہ جب ان کے ساتھ بیٹھی تو اس وقت ان لوگوں کے درمیان ام ہانی اور عیسیٰ کی واپسی کا موضوع چھڑا ہوا تھا۔

چاروں کرسیوں کے درمیان میں میز پڑی ہوئی تھی جس پر تین کپ چائے اور درمیان میں بسکٹ پڑے ہوئے تھے۔ میز کی ایک طرف ام ہانی اور عیسیٰ بیٹھے تھے اور دوسری طرف نوال اور جائی یانہ۔

"میں نے رضوان کو بول دیا ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے پاکستان آجائے۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے اگلے مہینے کی نو تاریخ نکاح کے لیے طے پائی ہے پھر نکاح کے اگلے دن ہماری واپسی ہے۔" ام ہانی نے اپنا پورا شیڈیول بتایا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے میز پر بسکٹ اٹھاتے ہوئے پر تجسس انداز میں پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کس کا نکاح ہونا ہے؟"

یہ بات سن کر جائی یانہ کے ساتھ بیٹھی نوال نے بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ ام ہانی نے حیرت سے نوال کا چہرہ دیکھا۔البتہ عیسیٰ پر سکون رہا۔

"آپ نے جائی یانہ کو بتایا نہیں۔"ام ہانی نے حیرت سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا۔نوال نے آنکھوں سے نفی کا اشارہ کیا۔ام ہانی نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور جائی یانہ کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو کر سنجیدہ لہجے میں جائی یانہ کو آگاہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم لوگوں نے تمہاری اور عیسیٰ کی بات پکی کر دی ہے۔نو تاریخ کو تم دونوں کا نکاح ہے۔"

"اوہ اچھا!" جائی یانہ نے بسکٹ کھاتے ہوئے بے دھیانی میں سر ہلاتے ہوئے بولا لیکن جیسے ہی اسے ام ہانی کی بات کا مطلب سمجھ آیا اس کے گلے میں بسکٹ پھنس گیا۔ وہ کچھ دیر کے لیے کھانستی رہی پھر بے یقینی سے ام ہانی کو دیکھا۔

"کیا؟ میرا اور عیسیٰ کا نکاح؟" جائی یانہ نے اپنے سینے پر انگلی رکھ کر ام ہانی سے تصدیق کروانا چاہی۔ ہو سکتا ہے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو!

www.novelsclubb.com

ام ہانی نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا۔

جائی یانہ کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔آخر یہ سب کیسے ہو سکتا تھا۔اس نے نوال کی جانب دیکھا جو اس سے نگاہیں چرا رہی تھیں پھر اس نے عیسیٰ کو دیکھا جس کے لبوں میں طنزیہ مسکراہٹ تھی۔اس نے نوال کو انکار کرنے کے لیے لب کھولے لیکن پھر کچھ کہے بغیر بند کر دیے۔یہ وقت نامناسب تھا۔اسے کسی اور سے بات کرنا چاہیے۔

جائی یانہ کسی کو بھی دیکھے بغیر میز پر سے اٹھی اور گھر کے اندر چلی گئی۔ گھر کے اندر پہنچ کر اس کے قدم تیز ہو گئے۔وہ جانتی تھی اسے کس سے بات کرنی ہے۔وہ جلد از جلد اپنی منزل پر پہنچ جانا چاہتی تھی لیکن راستہ کچھ زیادہ ہی لمبا ہو گیا تھا۔آخر کار وہ اپنی منزل تک پہنچ گئی۔اس کے سامنے ایک دروازہ تھا جو ابھی بند تھا۔جائی یانہ نے اسے کھولنے کی کوشش کی مگر وہ اندر سے بند تھا۔اس نے دروازہ

www.novelsclubb.com

کھٹکھٹایا مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔اس نے ایک بار پھر دروازہ کھٹکھٹایا اور نم آواز میں اندر موجود شخص کو بلایا۔

"بابا!"

کچھ دیر تک سکون قائم رہا اور پھر اندر سے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔اس کے بعد دروازہ کھل گیا اور اشفاق دکھائی دیئے۔

www.novelsclubb.com

ان کا حلیہ دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ یہ وہی اشفاق تھے جو اپنی ناک پر بیٹھی مکھی کو برداشت نہیں کر پاتے تھے۔ان کی رنگت زرد پڑی تھی۔وہ

اس قدر کمزور دکھائی دے رہے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا اشفاق بہت بڑی بیماری کے بعد صحتیاب ہوئے ہو۔

اشفاق نے جائی یانہ کو اندر آنے کا راستہ دیا۔ جائی یانہ اشفاق کو غور سے دیکھتی اندر آگئی۔ اس نے اپنے باپ کو اتنے دنوں بعد دیکھا تھا۔ شادی کے بعد سے اشفاق اپنے کمرے میں بند تھے اور نوال نے بھی اسے اشفاق کے کمرے میں جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے کمرہ بکھرا ہوا ملا۔ وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اشفاق بھی دروازہ بند کر کے جائی یانہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر خاموشی قائم رہی پھر جائی یانہ کی آواز کمرے میں گونجی۔

"بابا مجھے خالہ نے بتایا کہ اماں اور انہوں نے میرا اور عیسیٰ کی۔۔۔"

جائی یانہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

اشفاق نے جائی یانہ کو دیکھا اور کہا۔

"تمہاری خالہ نے ٹھیک کہا ہے میں نے ہی ان سے بات کی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ بابا۔۔۔!" جائی یانہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اشفاق نے اسے سنا ہی

نہیں۔

"میں جانتا تھا تم جیسے ہی یہ بات سنو گی تو میرے پاس آؤ گی اور کہو گی مجھے آپ کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" جائی یانہ کے الفاظ لبوں پر دم توڑ گئے۔اشفاق کے لہجے کا مان جائی یانہ کی زبان کو بند کروا گیا۔

"تم میری طرح حالات کی نزاکت کو سمجھو گی اور اپنے بابا کا کہنا مانو گی۔تم اس نافرمان کی طرح میرے فیصلے پر باغی نہیں ہو گی بلکہ کھلے دل کے ساتھ میرا کہنا مانو گی۔ تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے" اشفاق نے عام سے لہجے میں یہ بات کہی پھر جائی یانہ کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے نا؟"

جائی یانہ کے حلق میں آنسو کے پھندے لگ گئے۔یہاں آکر اس نے جو بات کہنی تھی وہ تو اب بالکل بھی نہیں کر سکتی تھی۔اس کا سر جھک گیا۔

"مجھے بھروسہ ہے۔"

جائی یانہ نے آواز میں نمی کو چھپانے کی ناکام کوشش کی۔لیکن اشفاق کا اس وقت جائی یانہ کی آواز پر دھیان نہیں تھا وہ تو اس وقت جائی یانہ کے الفاظ سے خوش تھے۔اشفاق کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔انہوں نے جائی یانہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"جیتی رہو۔مجھے تم سے یہی امید تھی۔" جائی یا نہ خاموشی سے کھڑی ہو گئی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔اس نے تو سوچا تھا یہاں آکر اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن یہاں آکر تو مسئلہ مزید پیچیدہ ہو گیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں پہنچ گئی اور دروازہ بند کر دیا۔وہ بند دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور سر دروازے سے لگا کر آنکھیں موند لی۔اس نے آنکھوں کی نمی پر جو بند باندھا تھا آنسوؤں کے ریلے نے اسے توڑ دیا تھا۔وہ آنکھیں بند کیے آنسو بہاتی رہی۔ساتھ ساتھ دبی دبی سسکیاں بھی کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ اپنے باپ کو منع کر دینا چاہتی تھی مگر اشفاق کے لہجے میں موجود مان اس سے انکار نہیں کروا سکا۔

www.novelsclubb.com

وہ عیسیٰ سے شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی مگر حقیقت میں اکثر وہی ہوتا ہے جس کے بارے میں انسان کبھی سوچتا نہیں ہے۔آنسو بہاتے ہوئے جائی یانہ نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ اس نے عیسیٰ سے شادی کرنی ہے یا نہیں مگر یہ بات طے تھی وہ اپنے باپ کا مان نہیں توڑے گی۔

****

رات کے اندھیرے میں ہم اگر اپارٹمنٹ کا کچن میں آئیں تو وہ اس وقت روشن دکھائی تھا۔ایک لڑکی چولہے کے سامنے کھڑی چائے بنانے میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔اس کے حلیے پر غور کریں تو اس کی آنکھیں سنہری اور رنگت اجلی معلوم ہوتی تھی۔اس نے مسٹرڈ کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس

پر سیاہ رنگ کی دھاریاں تھیں۔چائے پکانے کے بعد سنہری آنکھوں والی لڑکی نے چائے کپ میں ڈالی اور کپ کو تھامے کچن سے باہر چلی گئی۔وہ چائے لے کر بیڈروم میں داخل ہوئی اور بیڈ پر بیٹھے شخص کی جانب بڑھ گئی۔بیڈ پر بیٹھے شخص نگ لڑکی پر تھکی تھکی مسکراہٹ اچھالی۔اس شخص کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا اور ارد گرد کئی فائلز بکھری پڑی تھیں۔

عالیہ نے چائے کا کپ بیڈ کے ساتھ رکھی سائیڈ ڈرار پر رکھا اور آریان کے بالکل سامنے بیٹھ گئی۔عالیہ نے آرام سے لیپ ٹاپ کی اسکرین نیچے کی جانب جھکا دی اور آریان کے ہاتھ میں پکڑی فائل کو بند کر کے بیڈ کے ایک طرف رکھ دیا۔آریان خاموشی سے عالیہ کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنا کام کر لینے کے بعد اب عالیہ آریان کو متفکر نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

بظاہر آریان ٹھیک تھا مگر عالیہ جانتی تھی کہ آریان اپنی ماں سے ملاقات کے بعد سے ذہنی طور پر الجھا ہوا ہے۔ وہ دونوں یوں تو معمول کے مطابق بات چیت کر رہے تھے مگر آریان کے لہجے میں موجود پر جوشی اور خوشی اب غائب ہو گئی تھی۔ آریان نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کی ماں اسے بزنس اور جائیداد سے بھی بے دخل کر دینا چاہتی ہے مگر کچھ قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے وہ ابھی تک ایسا نہیں کر پائی ہیں۔ وہ اس وجہ سے بھی خاصا پریشان تھا۔

اس دن کے بعد سے ان دونوں کے درمیان آریان کی ماں کا ذکر کبھی نہیں ہوا مگر آج عالیہ نے سوچ لیا تھا کہ وہ آریان کے ساتھ مل کر اس مسئلے کا حل ضرور تلاش کرے گی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماما سے کوئی بات ہوئی؟"اس نے بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی۔عالیہ نے جیسے ہی یہ بات پوچھی آریان کی مسکراہٹ غائب ہوگئی اور اس کے اعصاب تن سے گئے۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں!"

آریان اب بیڈ شیٹ کو گھور کر دیکھنے لگا۔اب اس نے عالیہ کو دیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں نہیں لگتا ہم دونوں کو ان سے مل کر بات کرنی چاہیے؟" عالیہ نے آریان کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں ان کے غصے کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا ہے۔ اگر تم اس وقت ان کے سامنے جاؤ گی تو معاملات مزید خراب ہو جائیں گے!" آریان نے یہ بات تھوڑے چڑچڑے انداز میں کی۔ شاید آریان عالیہ سے اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں پھر بھی کہوں گی آریان یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھنے سے مسئلہ نہیں سلجھے گا۔ ہم دونوں کو مل کر کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنا چاہیے۔ آخر کو وہ تمہاری ماما۔۔۔" عالیہ کی بات آریان کی غصے سے بھری آواز نے کاٹی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں نے اتنے دنوں سے کوئی حل نہیں نکالا ہے؟"

آریان بیڈ پر سے کھڑا ہو گیا اور غصے سے بولنے لگا۔ "میں نے بہت سوچا ہے اس بارے میں۔ مجھے یاد ہے وہ میری ماں ہے اور مجھے انہیں منانا ہے۔ میں تمہاری طرح اپنے ماں باپ سے لا تعلق نہیں ہو سکتا ہوں۔ میں اپنی ماں کو تمہاری طرح کسی کے پیار میں نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔"

عالیہ کی سنہری آنکھوں میں بے یقینی در آئی مگر آریان کو اس وقت کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ "مجھے اپنی ماں کی تم سے زیادہ فکر ہے اور میں جب بہتر سمجھوں گا اس بارے میں پیش رفت شروع کر دوں گا۔ تمہیں اس بارے میں سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم کبھی بھی نہیں سمجھ پاؤ گی کہ ناراض ماں باپ کی ملامتی نظروں کو جھیلنا کتنا کٹھن کام ہے کیونکہ تم تو آرام سے میری دی ہوئی چھت کے

نیچے بیٹھی ہو۔" شایان اسے سنا کر کمرے سے نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ دروازہ زور سے بند کرنا نہیں بھولا تھا۔

بیڈ پر بیٹھی عالیہ کا وجود زلزلوں زد میں آگیا تھا۔ عالیہ جس کی خاطر وہ اپنا سب کچھ چھوڑ آئی تھی وہی اتنی آسانی سے اسے گھر سے بھاگنے کا طعنہ دے کر چلا گیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ گھر سے بھاگنے کے بعد ایک عورت کو معاشرے کی حقارت بھری نگاہوں اور طعنوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے مگر وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی کہ ان لوگوں کے درمیان وہ شخص بھی شامل ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ بھاگ کر آئی ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ بے یقینی سے دروازے کو تکتی رہی۔ کچھ باتوں کو سن لینے لے بعد بھی آپ اسے اپنا وہم و خیال ماننا چاہتے ہیں۔ آپ اسے حقیقت تصور ہی نہیں

کرنا چاہتے ہیں۔آپ کو یقین ہی نہیں آتا کہ یہ بات آپ کو اس شخص نے کہی جس کے لیے آپ ساری دنیا سے لڑتے پھرتے تھے۔ابھی عالیہ بھی آریان کی باتوں کے سبب اسی حالت کا شکار تھی۔

****

فجر کا وقت قضا ہوئے کافی لمحات گزر چکے تھے۔آسمان پر صبح کی سفیدی اتر آئی تھی۔ایسے میں ہم اگر اشفاق صاحب کے گھر میں داخل ہو کر سیدھا جائی یانہ کے کمرے میں گھسے تو اس کا بیڈ سلیقے سے سیٹ تھا۔سنگل بیڈ کے بالکل ساتھ جائے نماز بچھی ہوئی تھی۔اس پر بیٹھی جائی یانہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی۔ڈوپٹہ چہرے کے چاروں گرد لپٹا ہوا تھا۔وہ خالی الذہن اپنے اٹھے ہاتھوں کو

گھورے جا رہی تھی۔اس کی زندگی کے گرد اس وقت ایک بھنور گھوم رہا تھا مگر اس کا ذہن اس وقت خالی تھا۔رات سے وہ اتنا سوچ چکی تھی کہ اب مزید کچھ سوچنے کی سکت نہیں رہی تھی

نماز پڑھ کر وہ کب کی فارغ ہو گئی تھی مگر اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے دعا کیا مانگنی ہے۔بعض اوقات حالات اتنے پچیدہ ہو جاتے ہیں کہ انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کے حق میں اس وقت کونسی دعا بہتر ہو گی۔وہ عیسیٰ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اپنے باپ کا دل بھی نہیں توڑ سکتی تھی۔وہ کچھ ایسا چاہ رہی تھی کہ اس کی عیسیٰ سے شادی بھی نہ ہو اور اشفاق بھی اس سے راضی رہے مگر اسے ایسا ہونا ایک معجزے جیسا لگ رہا تھا۔بلآخر اس کے ہونٹ دعا مانگنے کے لیے پھر پھرائے۔

www.novelsclubb.com

"اے اللہ میں نہیں جانتی کہ آگے کیا ہو گا، کس طرح ہو گا اور کیوں ہو گا مگر میں چاہتی ہوں جو بھی ہو سب سہی ہو۔ میں نہیں جانتی عیسیٰ کے ساتھ میرا مستقبل کیسا ہو گا مگر آپ کو سب پتہ ہے۔ مجھے نہیں لگتا ہم دونوں ایک ساتھ زندگی گزار پائیں گے لیکن اگر میری شادی عیسیٰ سے نہ ہو پائی تو میرے بابا کا دل بری طرح ٹوٹ جائے گا۔ میں بس چاہتی ہوں آگے جو بھی ہو اچھے کے لیے ہی ہو۔"

جائیانہ نے دعا مانگنے کے بعد اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور جائے نماز اٹھا کر سمیٹنے لگی۔ پھر اس نے ڈوپٹہ اتار دیا اور یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد اب اگر ہم ڈائننگ ہال میں آئے تو وہاں پر ام ہانی، عیسیٰ اور اشفاق بیٹھے ہوئے تھے۔ آخر کار اشفاق نے خود کو کمرے سے باہر نکال لیا تھا اور آفس جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ نوال کچن میں موجود سب لوگوں کے لیے کھانا کھانے میں مصروف تھیں۔

ایسے میں جائی یانہ ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی۔ اس نے آج لیمن کلر کی قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر نیلے رنگ کا ٹراؤزر زینب تن کیا ہوا تھا۔ بالوں کو کھلا چھوڑے نیلا ڈوپٹہ گلے میں لٹکا ہوا تھا۔ جائی یانہ کے ایک کندھے پر بیگ لٹکا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں تین کتابیں پکڑی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنی کرسی کھینچی اور اس پر بیٹھ گئی۔ عیسیٰ نے اسے بیٹھتا دیکھ کر معنی خیز نگاہوں سے ام ہانی کو دیکھا جس نے گردن ہلا کر جیسے عیسیٰ کی تسلی دی ہو۔ پھر اس نے اپنا اشفاق کی جانب چہرہ موڑ لیا۔

"اشفاق بھائی!!"

ام ہانی کے بلانے پر اشفاق کی توجہ اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی بجائے ام ہانی پر مبذول ہو گئی۔ ام ہانی نے اپنی بات بولنا شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے کہ اب جائی یانہ کو یونیورسٹی نہیں جانا چاہیے۔" جائی یانہ جو اپنی بریڈ پر جیم لگانے میں مصروف تھی یہ بات سن کر آنکھیں پھاڑے ام ہانی کو

دیکھے گئی مگر ام ہانی نے اپنی بات جاری رکھی۔"میں نہیں چاہتی ل وہی کچھ دوبارہ ہو جو عالیہ کی شادی کے دوران ہوا تھا۔ویسے بھی اب ہمارا گھر لوگوں کی نظروں میں آیا ہوا ہے ایسا نہ ہو لوگوں کو مزید باتیں بنانے کا موقع ملے۔"

جائی یانہ نے جس ہاتھ سے چھری پکڑی تھی وہ ہاتھ اتنا نیچے ہو گیا تھا کہ چھری پر لگی جیم میز کو گندہ کرنے لگی تھی مگر جائی یانہ کا اس وقت سارا دھیان اشفاق کے چہرے پر تھا۔اسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اس کے ہاتھ میں چھری ہے۔

اشفاق کے چہرے کے تاثرات جائی یانہ کو اپنے حق میں بہتر دکھائی نہیں دے رہے تھے۔آخر کار اشفاق نے موبائل ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جوڑتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھیک ہے جائی یانہ نکاح ہونے تک یونیورسٹی نہیں جائے گی!" یہ بات سن کر جائی یانہ نے احتجاج کرنے کے لیے اپنے لب کھولے لیکن عیسیٰ نے جائی یانہ کو بات کرنے کا موقع نہ دیا۔

"انکل میں چاہتا ہوں جائی یانہ اب کبھی یونیورسٹی نہ جائے۔" یہ بات سن کر جائی یانہ کا خون کھول گیا۔اب یہ کیا بکواس ہوئی۔ "وہ پڑھ لکھ کر آخر کرے گی کیا؟ میرا بزنس اچھا ہے۔گھر کے حالات بھی اچھے ہے۔مجھے ویسے بھی پڑھی لکھی لڑکیاں اچھی نہیں لگتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

عیسی جیسے ہی چپ ہوا ام ہانی فوراً بول پڑی۔ جائی یانہ کو بات کرنے کا موقع جو نہیں دینا تھا۔

" صحیح کہہ رہا ہے عیسیٰ! آخر پڑھ لکھ کر عالیہ نے کیا کیا؟ جاہل لڑکیوں جیسی حرکت کی۔ پڑھائی لکھائی آج کل کی لڑکیوں کا دماغ خراب کر رہی ہے۔ اور ہم نے کونسا اپنی بچی سے کوئی نوکری کروانی ہے۔ "

جائی یانہ ان دونوں ماں بیٹے کو نظر انداز کر کے اپنے باپ سے بات کرنے لگ گئی۔ وہ بات کرتے ہوئے کسی قدر جھنجھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اگر اس کا بس چلتا تو وہ جس چھڑی سے جیم لگا رہی تھی اسی چھڑی سے عیسیٰ کا گلہ کاٹ دیتی۔

"بابا! آپ مجھے جانتے ہے میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔آپ تو مجھے جانتے ہے میں کبھی بھی ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔"

اشفاق نے جائی یانہ کی بات کاٹی جس کا چہرہ بولتے بولتے سرخ پڑ گیا تھا۔

"جائی یانہ مجھے عیسیٰ کی بات سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" جائی یانہ کو لگا اس کے باپ نے اس کے چہرے پر طمانچہ مار دیا ہے۔اس کی آنکھوں میں چھائے خوابوں کو ٹوٹنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ اپنے باپ کا چہرہ دیکھتی رہی پھر اس نے عیسیٰ اور ام ہانی کا چہرہ دیکھا جن کی گردن پر سریا لگ گیا تھا۔ان دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ ماں بیٹے نے مل کر قلعہ فتح کر لیا ہو۔جائی یانہ نے بریڈ اور جیم لگی چھری پلیٹ پر رکھ دی اور بیگ اور کتابیں لے کر پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اوپر آکر اس نے اپنا سامان غصے سے بیڈ پر پھینکا پھر خود بھی بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔اس کا ایک کامیاب بزنس وومین بن کر بزنس کی دنیا میں چمکنا تھا اور اس کا یہ خواب عیسیٰ کی کمینگی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آخران سب میں اس کا قصور کیا تھا؟ بس یہی کہ وہ عالیہ کی چھوٹی بہن تھی؟ اگر جائی یانہ کو پتہ ہوتا کہ عالیہ کی چھوٹی بہن ہونے کی سزا اسے اتنی سخت ملے گی تو جائی یانہ شاید اسی رات مر جانا پسند کرتی جس رات عالیہ گھر چھوڑ کر گئی تھی۔ عالیہ کی اتنی سی خود غرضی نے اس کی زندگی جلا کر راکھ کر دی تھی۔ وہ باپ جس کے نزدیک اس کی اتنی سی بات پتھر پر لکیر ثابت ہوتی تھی۔ اسی باپ نے آج اسے ساری دنیا کے سامنے ناقابل یقین ثابت کر دیا تھا۔ عالیہ کے لیے بدگمانی کی دیوار جائی یانہ کو اپنے دل میں بنتی محسوس ہوئی۔ جائی یانہ کی آنکھوں سے آنسو نکلا جو اس نے بے دردی سے رگڑا۔ جائی یانہ کو اپنا دماغ پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔ اسے لگا گر اس نے اپنا مسئلہ کسی کے سامنے بیان نہ کیا تو یقیناً اس کا سر پھٹ جائے گا۔ جائی یانہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے بیگ میں سے اپنا موبائل نکالا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کانٹیکٹ اسکرین اسکرول کرنے لگی۔اس کی انگلی عزاہ کا نام دیکھ کر رک گئی۔اس نے سوچے سمجھے بنا عزاہ کو کال کر دی۔

****

عزاہ بیڈ پر بچھی بیڈ شیٹ کو ٹھیک کر رہی تھی جبکہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا شایان دفتر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔بیڈ پر رکھے موبائل فون کے بجنے تک دونوں کا دھیان اپنے کام میں مبذول تھا۔جیسے ہی کال آئی شایان نے ایک نظر موبائل کو دیکھا اور بیزار سی نظر عزاہ کو دیکھ کر سر جھٹکا۔شایان اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتا باہر چلا گیا۔عزاہ نے تاسف سے شایان کو جاتے دیکھا پھر آگے بڑھ کر

موبائل اٹھالیا۔ موبائل پر جائی یانہ کا نام جگمگا رہا تھا۔عزاہ نے کال اٹینڈ کی اور موبائل اپنے کانوں سے لگایا۔

"اتنی صبح کال کی خیریت ؟"عزاہ نے سلام کے بعد سیدھا یہی سوال کیا۔

"وہ بجو۔۔"جائی یانہ کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ ہچکیاں لے کر رونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا جائی یانہ تم رو کیوں رہی ہو؟" عزاہ نے حیرت اور پریشانی سے پوچھا۔اس کے ذہن میں فوراً اشفاق کا خیال آیا۔ کہیں بابا کو تو کچھ۔۔۔۔ نہیں نہیں!

"وہ بابا نے میری منگنی۔۔۔عیسیٰ۔۔۔۔سے کروادی ہے!" جائی یانہ نے ہچکیاں لیتے ہوئے عزاہ کو بتایا۔اس نے ابھی اور بھی بہت کچھ اسے بتانا تھا مگر دوسری طرف عزاہ کی آواز سنائی دے دی۔

"تو مسئلہ کیا ہے؟" عزاہ کی بات سن کر جائی یانہ نے ایک پل کے لیے رونا بند کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرا مسئلہ یہ ہے مجھے وہ اچھا نہیں لگتا ہے۔" جائی یانہ کو ایک بار پھر رونا آیا۔اس نے رندھی آواز میں بات کی۔

"تم اس لیے رو رہی ہو!"

عزاہ سر پکڑ کر بیڈ بیٹھ گئی۔یہاں پر اتنے مسائل تھے اور جائی یانہ اتنا بچکانہ مسئلہ لیے بیٹھی تھی۔آخر اس کا بچپنا کب ختم ہو گا!!

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ گھر کے حالات تمہارے سامنے ہیں اور تم ابھی بھی یہی بات لیے بیٹھی ہو کہ تمہیں کون پسند ہے اور کون نہیں!" جائی یانہ کی آنکھوں سے

نکلتے آنسو اپنی جگہ جامد ہو گئے۔ آخر بجو اس کی بات سمجھ کیوں نہیں پا رہی تھی لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔

"بجو آپ نہیں جانتی عیسیٰ ایک نمبر کا گھٹیا انسان ہے وہ بہت بد تمیز ہے۔ وہ بس مجھے نیچا دکھانا چاہتا ہے اور ہانی خالہ۔۔" جائیانہ کی بات کو عزاہ نے کاٹا۔

"میں جانتی ہوں ہانی خالہ زیادہ اچھی نہیں ہے وہ ہر چیز میں نقص نکالتی رہتی ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کے طنز بھی ختم نہیں ہوتے ہیں لیکن دیکھو اس مشکل گھڑی میں وہ تم لوگوں کے ساتھ کھڑی ہیں اور جہاں تک تم عیسیٰ کے بارے میں بتا رہی ہو تو مجھے عیسیٰ ایسا نہیں لگتا ہے اور اگر وہ واقعی میں ایسا لڑکا ہے تو بھی تمہیں برداشت کرنا ہوگا۔" عزاہ نے اسے سمجھانا چاہا۔ "ہمارے گھر میں جو

کچھ ہوا ہے اور بابا کی جو پوزیشن ہے ان سب کے بعد عیسیٰ کا رشتہ آنا نعمت سے کم نہیں ہے۔ تم نے مجھے نہیں دیکھا کس طرح میں لوگوں کے سامنے پیش ہوتی تھی اور لوگوں کے تنقیدی نگاہوں سے گزرتی تھی۔ ہمارے حالات بہتر ہونے کے باوجود میں ریجیکٹ ہو جاتی تھی۔ مجھے تو لگتا تھا عالیہ کے جانے کے بعد تمہارے لیے رشتے آنا نا ممکن ہے اور اگر کوئی آ بھی گیا تو وہ بھی مناسب نہیں ہو گا۔ سب سے بڑا دھبہ ہمارے گھر پر عالیہ کا بھاگنا ہے اور اگر کوئی اچھا رشتہ اسے نظر انداز کر بھی دے تو بھی اور بہت سے مسائل ہیں۔ اگر ہم نے عالیہ کے گھر چھوڑ کر جانے کی بات تمہارے لیے رشتہ لائے لوگوں سے رشتے جوڑتے وقت چھپائی تو پھر بھی یہ بات کسی نا کسی طرح ان لوگوں تک پہنچ جائے گی اور سوچو اگر یہ باتیں تمہاری شادی کے بعد کھلی تو کیا ہو گا۔ وہ لوگ تمہارا جینا دو بھر کر دیں گے۔ تمہیں اٹھتے بیٹھتے عالیہ کی بہن ہونے کے طعنے ملیں گے۔ تمہاری سسرال میں عزت نہ ہونے کے برابر ہو گی۔ اس لیے عیسیٰ ایک بہتر آپشن ہے۔ اس کو سب پتہ ہے کہ گھر میں

www.novelsclubb.com

کیا ہوا تھا۔ ویسے بھی تم اپنوں میں جاؤ گی اپنے اگر مارتے ہیں تو مرہم بھی لگاتے ہیں۔ اور تم نے کہا ہے نا کہ عیسیٰ تمہیں جھکانا چاہتا ہے تو جھک جاؤ مردوں کو جھکی ہوئی عورت ہی تسکین دیتی ہے۔ اماں بابا کی شادی بھی اسی لیے کامیاب چلی تھی کہ اماں نے خود سے زیادہ بابا کو ترجیح دی اور ان کی ساری باتیں مانتی چلی آئی۔ تم بھی یہی کرو۔"اسی وقت عزاہ کو شایان کے آنے کی آواز سنائی دی۔

"اچھا اب بعد میں بات کروں گی۔"عزاہ نے عجلت میں کہہ کر فون رکھ دیا۔ اسی وقت شایان کمرے کے اندر آیا۔

www.novelsclubb.com

"کس سے اتنی دیر سے بات کر رہی تھی؟"عزاہ کو فون رکھتا دیکھ کر شایان نے شکی نگاہوں سے عزاہ کو گھورا۔

"جائی یا نہ سے۔ آپ خود دیکھ لیں۔" عزاہ نے اپنا فون شایان کی جانب بڑھایا۔

"کیوں کی تھی کال؟" شایان نے عزاہ کا موبائل نہیں پکڑا۔

"بس یونہی!" عزاہ نے موبائل سائیڈ ڈرار پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!" یہ کہہ کر شایان صوفے پر رکھی اپنی ضروری فائل اٹھا کر باہر چلا گیا اور عزاہ نے سکون کا سانس لیا۔

"جائی یانہ بھی نا! اتنی چھوٹی سی بات پر پریشان ہو گئی۔ عیسیٰ تو کافی اچھا انسان ہے جائی یانہ ہی کسی چھوٹی سی بات کو پکڑے ہوئے ہو گی" یہ سوچ کر عزاہ بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔

دوسری طرف جائی یانہ اپنے کمرے میں بالکل ساکت بیٹھی تھی۔اس کے ہاتھوں میں موبائل ابھی بھی تھا لیکن اس کی گرفت کافی ہلکی ہو گئی تھی۔عزاہ کی باتوں نے اسے بہت بری طرح سے ہلا دیا تھا۔اس نے عزاہ سے تسلی بخش الفاظ سننے تھے مگر عزاہ نے تو۔۔۔۔!

www.novelsclubb.com

عزاہ کا نظریہ بالکل صحیح تھا لیکن عزاہ یہ کیوں نہ سمجھ پائی کہ عیسیٰ بھی تو شادی کے بعد ایسا ہی کرے گا۔بس ام ہانی کا "اپنا ہونا" اس کے "اچھا ہونا" کی ضمانت نہیں تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ نے اپنا چہرہ چھپا لیا وہ اس وقت ہر چیز سے منہ موڑ لینا چاہتی تھی۔

****

صبح سے شام ہو گئی مگر عالیہ بستر سے نہیں اٹھی۔ وہ کمبل میں منہ دے کر رات سے وقفے وقفے سے روئے جا رہی تھی۔ اس نے نہ ناشتہ کیا اور نہ ہی دوپہر کا کھانا کھایا۔ آریان کی باتوں نے اسے بہت برا صدمہ دیا تھا۔ وہ اس کی خاطر ہی تو سب کچھ چھوڑ کر آئی تھی اور وہ ہی اس سے اکتا گیا تھا۔ ان چوبیس گھنٹوں کے اندر

www.novelsclubb.com

اندر اسے اپنا فیصلہ غلط لگنے لگ گیا تھا۔اب اس کے نزدیک آریان پر بھروسہ کرنا اس کی سب سے بڑی حماقت تھی۔

مغرب کی اذان کی صدائیں جب ہر سو پھیلنے لگی تو کمرے کا دروازا کھلنے کی آواز عالیہ کے کانوں میں پڑی لیکن عالیہ نے نظرانداز کر دیا وہ جانتی تھی کہ کون کمرے میں داخل ہوا ہے۔اس نے کمبل اپنے منہ پر سے نہیں ہٹائی۔

قدموں کی آہٹ بیڈ کے قریب بڑھتی چلی گئی پھر اچانک آواز آنا بند ہو گئی۔اگلے ہی پل کسی نے عالیہ کے اوپر سے کمبل کھینچ لی تھی۔کمرے کی روشنی ایک دم آنکھوں میں پڑنے پر اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔اس نے کمبل کھینچنے والے کے ہاتھوں سے اپنی کمبل جارحانہ انداز میں واپس لینا چاہی اور چلائی۔

"کیا مسئلہ ہے، تمہیں کیوں آئے ہو میرے پاس؟ مجھے تو تمہاری یا کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے نا، جا کر ان لوگوں سے بات کرو جن کو سب کی پرواہ ہے۔"

عالیہ کے پاس جیسے ہی کمبل آئی اس نے کمبل کو اپنے اوپر اوڑھنا چاہا مگر آریان نے ایک بار پھر کمبل پکڑ لی تھی۔اب کی بار عالیہ نے کمبل کھینچی نہیں بلکہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور منہ دوسری طرف موڑ لیا۔اس کے بال بری طرح سے بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آریان نے کمبل ہٹائی اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔اس نے عالیہ کو دیکھا اور اسے غور سے دیکھتا ہوا بس اتنا کہہ پایا۔

"سوری!"

عالیہ کا پارہ تیزی سے اوپر چلا گیا۔اس نے آریان کو دیکھا اور تیکھے انداز میں جواب دیا۔

"تم کیوں معافی مانگ رہے ہو۔معافی تو مجھے مانگنی چاہیے آخر میری وجہ سے تمہاری ماں تم سے ناراض ہو گئی۔میرا ساتھ کیا ہوا ہے؟ میں تو اپنے ماں باپ کو ناراض کر کے یہاں بڑی خوشی سے تمہارے گھر پر بیٹھی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے دوبارہ دوسری سمت دیکھنا شروع کر دیا۔آریان نے عالیہ کے ہاتھ پکڑ لیے۔عالیہ نے ہاتھ چھڑوانے چاہے مگر آریان نے ایسا نہ ہونے دیا۔

"میں جانتا ہوں مجھے تم سے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔میں ماما کی ناراضگی کی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ سے گزر رہا تھا اور تمہاری باتوں نے مجھے مزید ٹینس کر دیا۔تم کیا اس بارے میں بات کرنا بند نہیں کر سکتی ہو!"

عالیہ کے ماتھے پر شکنیں بڑھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماما کی ناراضگی کا ذکر کر کے مجھے خوشی نہیں ملتی ہے مگر تم یہ تو جانتے ہو نا کہ میرے ماں باپ مجھ سے ناراض ہے اور تم نے ہی شادی سے پہلے

مجھے صاف الفاظ میں بتایا تھا کہ جب تک تمہاری ماما نہیں مانیں گی ہم میں سے کوئی بھی میرے ماں باپ کے گھر نہیں جائے گا۔ میں اگر اپنے ماں باپ کا ذکر نہیں کرتی ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے مجھے ان کی یاد نہیں آتی ہے۔ تم تو لڑکے ہو تمہاری ماں کو تمہیں معاف کرنا ہی ہو گا مگر میرے ماں باپ! میرے ماں باپ مجھے زندگی بھر معاف نہیں کریں گے۔ان کے لیے میں مر چکی ہوں مگر پھر بھی میں ان سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔ میں اپنے دل میں موجود اس گلٹ سے نکل جانا چاہتی ہوں۔ میں اس کام کی کوشش کرنا چاہتی ہوں جو نا ممکن ہے۔"

عالیہ ایک دم سے پھٹ پڑی تھی جو بات وہ کھل کر خود سے بھی نہیں کر پا رہی تھی وہ بات آج وہ آریان کو سمجھا رہی تھی۔ عالیہ اسے سمجھانا چاہتی تھی کہ ماں باپ پر محبت کو ترجیح دینا آسان نہیں ہوتا۔ وہ مجبور تھی لیکن کیا واقعی ایسے لوگ مجبور ہوتے ہیں؟؟

آریان اسے دیکھتا رہ گیا پھر اس کی نظریں ندامت سے جھک گئیں۔

"مجھے اس کا احساس نہیں ہوا" آریان کی شرمندہ سی آواز کمرے میں گونجی۔

"تمہیں احساس ہو بھی نہیں سکتا ہے۔ تم اپنی ماما کو کسی نہ کسی بہانے سے بار بار دیکھ سکتے ہو۔ میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں۔ ایسا لگتا ہے صدیاں بیت گئی ہے ان کا چہرہ دیکھے ہوئے!"

www.novelsclubb.com

عالیہ کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔اس نے آریان سے ہاتھ چھڑا لیا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئی۔وہ خود کو اس وقت کے لیے کوس رہی تھی جس دن اس نے آریان کے ساتھ بھاگنے کا فیصلہ کیا تھا۔

آریان نے شرمندگی بھرے لہجے میں عالیہ سے کہا۔

"میں بہت جلد ہم دونوں کے لیے ماں باپ کے گھروں کے دروازے کھول دوں گا۔مجھے بس کچھ وقت دے دو۔"آریان اٹھ کر باہر چلا گیا جبکہ عالیہ اندر کمرے میں بیٹھی دوبارہ رونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

جلد بازی کے فیصلے بعض اوقات پچھتاوے کا باعث بن جاتے ہیں لیکن عالیہ اس وقت اتنا نہیں پچھتا رہی تھی جتنا آگے آنے والے دنوں میں پچھتانے والی تھی۔

****

*

کچھ دنوں بعد

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر میں نکاح کی تقریب کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ام ہانی نوال کو ساتھ لے کر روزانہ شام کو بازار چلی جاتی اور خوب شاپنگ کر کے آتی۔ام ہانی اپنے اکلوتے بیٹے کے نکاح میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

آج بھی معمول کے مطابق نوال اور ام ہانی شاپنگ پر گئیں تھیں۔ شاپنگ کے بعد ان دونوں کا زینب کے گھر جانے کا بھی ارادہ تھا۔جائی یانہ دونوں بہنوں کا پلان اچھے سے جانتی تھی اس لیے اس نے خود ہی سے اندازہ لگا لیا کہ آج ان دونوں کو آنے میں دیر ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد جائی یانہ رات کے کھانے کے لیے روٹیاں پکانے لگ گئی۔ وہ دوسری روٹی بیل رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے قدموں کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آہٹ محسوس ہوئی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے عیسیٰ کچن میں موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا دکھائی دیا۔اس کے چہرے پر تمسخرانہ تاثرات تھے۔جائی یانہ کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھ گیا۔اس نے اپنا چہرہ آگے کی جانب موڑ لیا اور پورا دھیان روٹیاں پکانے میں لگا دیا۔

"ویسے تمہیں ابھی تک تمیز نہیں آئی ہے!"عیسیٰ نے خود ہی گفتگو کا آغاز کیا۔جائی یانہ نے کچھ نہیں کہا۔عزاہ کی شادی کے بعد سے وہ دونوں پہلی دفعہ اکیلے میں یوں بات چیت کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ایٹیٹیوڈ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔"

جائی یانہ نے عیسیٰ کی باتوں نظر انداز کرنا چاہا۔ وہ خاموشی سے چمٹے کی مدد سے توے پر رکھی روٹی پلٹنے لگی۔

"تمہیں کچھ اپنے بابا سے سیکھنا چاہیے دیکھو اتنا سب کچھ ہونے کے بعد ان کا غرور کیسے مٹی میں ملا ہے اور تو اور اپنی بیٹی کا رشتہ بھی خود اپنے منہ سے مانگا ہے۔ جانتی ہو وہ میری ماں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کیا کہہ رہے تھے۔" عیسیٰ کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس منظر کو سوچ کر ہی خوب لطف اٹھا رہا تھا۔ " انہوں نے کہا خدا کے لیے میری جائی یانہ کی شادی اپنے بیٹے سے کروا دو۔ ہم پہلے ہی بہت مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ میں اپنے سر پر سے یہ بوجھ بھی اٹھانا چاہتا ہوں پلیز ام ہانی۔" عیسیٰ نے ہاتھ جوڑ کر اشفاق کی نقل اتاری۔ پھر خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے لب بھینچ گئے۔اس نے پیچھے مڑ کر عیسیٰ کو نہیں دیکھا۔وہ جانتی تھی اگر اس نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ برداشت ختم۔ہو جائے گی اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ابیلن اسے رسید کر دے گی۔

دوسری طرف عیسیٰ اس قدر ہنس رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا۔اس نے اپنی انگلی سے آنکھوں کے کناروں کو صاف کیا اور اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اس نے موضوع بدل دیا۔

"ویسے تمہاری بہن نے کتنے عاشق بنائے ہوئے تھے۔"عیسیٰ کو دیکھ کر صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ جائی یانہ کو غصہ کرنے پر اکسا رہا تھا۔"یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ شایان عالیہ سے محبت کرتا ہے لیکن عالیہ! عالیہ کے ارادے تو کچھ اور ہی نکلے۔شاید وہ جان گئی تھی شایان سے شادی کے بعد وہ اپنے دوسرے عاشقوں

سے نہیں مل پائے گی۔شاید اس کے عاشقوں کی جیب بھی کافی کھلی ہو گی۔" جائی یانہ کی اب بس ہو گئی۔اس نے چمٹے کو زور سے کچن سلیپ پر رکھا اور پیچھے مڑ کر عیسیٰ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔اس کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"اپنا منہ بند رکھو!" جائی یانہ زور سے چلائی۔

عیسیٰ جائی یانہ کی یہ حالت دیکھ کر کافی محظوظ ہوا۔اس نے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھاتے لئے۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔لگتا ہے میں نے کسی کی دم پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ان سب لوگوں کو چھوڑ کر اب ہم دونوں اپنی باتیں کرتے ہیں۔"

عیسیٰ کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جائی یانہ کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ جائی یانہ کو عیسیٰ کی سبز آنکھیں اس قدر بری لگ رہی تھیں کہ اس کا دل چاہا اس کی دونوں آنکھیں نکال کر اس کے ہاتھ میں دے دے۔

"اب ہم دونوں کا کچھ دنوں بعد نکاح ہو جائے گا اور ہم دونوں ایک مقدس رشتے میں بندھ جائیں گے لیکن کزنز ہونے کے باوجود ہم دونوں میں کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہے۔ آج میں اس لیے وقت نکال کر آیا ہوں تا کہ تم سے کھل کر باتیں کر سکوں۔" عیسیٰ کے لہجے میں چاشنی گھل گئی تھی۔

جائی یانہ سمجھ گئی عیسیٰ ایک لاعلاج جانور ہے۔ وہ تیزی سے مڑی اور اپنا کام سمیٹنے لگ گئی تاکہ وہ عیسیٰ کی منحوس شکل سے جلد چھٹکارا پا سکے۔

"ویسے اگر تم چاہو تو میں تمہاری پڑھائی دوبارہ شروع کروا سکتا ہوں۔" عیسیٰ نے جائی یانہ کو خاموش دیکھ کر دوبارہ موضوع بدلا۔ جائی یانہ کے روٹی بیلتے ہاتھ ایک پل کے لیے رکے لیکن اگلے ہی پل سر جھٹک وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی۔

"اب اپنی پیاری سی ہونے والی بیوی کے لیے میں ایسا کر ہی سکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہیں اپنی پڑھائی کتنی عزیز ہے۔" عیسیٰ نے آخری جملے کو کافی کھینچ کر ادا کیا تھا۔ "میں تمہیں کھلے دل سے پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دے دوں گا بس میری ایک شرط ہے؟ تم جاننا چاہو گی وہ کیا ہے؟"

جائی یانہ مڑی اور عیسیٰ کو دیکھا۔اس کی سبز آنکھوں میں ابھی بھی تمسخر چھایا ہوا تھا۔جائی یانہ نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"یہ بات تم اپنے ذہن میں اچھے سے بٹھا لو مجھے اس وقت تمہاری اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔مجھے نہ پڑھانے کا فیصلہ میرے باپ کا تھا اور اگر مجھے کسی سے اجازت مانگنی بھی ہوگی تو انہی سے مانگوں گی۔تمہاری گھٹیا شرطیں سننے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اگر زندگی میں کبھی مجھے تمہاری شرطوں پر عمل کرنا پڑا تو سمجھ جانا وہ دن زندگی کا آخری دن ہوگا۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ مڑ کر دوبارہ کام کرنے لگ گئی۔آخر یہ روٹیاں ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لے رہی تھیں!!

"چچ چچ! پھر تو شادی کے بعد تمہارا ہر دن زندگی کا آخری دن ہوگا۔ تمہیں تو روز مر کر جینا پڑے گا۔"عیسیٰ نے مصنوعی تاسف سے کہا۔

"کس نے کہا کہ جس دن میں نے تمہاری شرطوں کو مانا وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔"جائی یانہ نے گردن موڑ کر عیسیٰ کو دیکھا۔اس نے "میری زندگی"پر کافی زور ڈالا تھا۔

عیسیٰ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ اسے یوں دیکھ کر مسکرائی۔"عیسیٰ صاحب میرا ماننا ہے جو آپ کی زندگی کو قابو کرنے کی کوشش کرے آپ اس شخص سے اسکی زندگی چھین لو۔" جائی یانہ اپنا مطلب سمجھا کر اپنا چہرے آگے کر لیا۔اب بس آخری روٹی رہ گئی تھی۔

عیسیٰ ایک قدم آگے بڑھا۔اس کی آنکھوں میں چھایا تمسخراب ختم ہو گیا تھا۔اس کے لب اب سختی سے بھینچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہی چیز،یہی چیز مجھے تمہاری بری لگتی ہے۔آخر تمہیں کس بات کا گھمنڈ ہے؟"

عیسیٰ کی بات سن کر جائی یانہ دھیرے سے مسکرائی۔اس دفعہ وہ مڑے بغیر کام کرتے ہوئے بولی۔

"میرے پاس لوگوں کی طرح سیاہ دل نہیں ہے اور اپنے احسان کرنے والوں کو میں ساری عمر یاد رکھتی ہوں۔بس اسی بات کا گھمنڈ ہے۔"

"تمہاری ساری اکڑ شادی کے بعد میں نکال دوں گا۔یاد رکھنا!"

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے الفاظ چبا چبا کر ادا کیے۔ جائی یانہ نے اپنی آخری روٹی توے سے اٹھا کر ہاٹ پاٹ میں رکھی اور چولہے کی آنچ کو بجھا کر مڑ گئی۔ اس نے اپنے سامنے کھڑے عیسیٰ کو پر سکون انداز میں دیکھا۔

"چلو ٹھیک ہے تو اس معاملے پر شادی کے بعد ہی نظر ڈالیں گے۔ تب تک کے لیے اپنی گھمنڈی کزن کو برداشت کرو۔" جائی یانہ نے "شادی کے بعد" کے الفاظ پر کافی زور دیا تھا اور عیسیٰ کو وہی چھوڑ کر کچن سے باہر نکل گئی۔

عیسیٰ جائی یانہ کو تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی پھر اس نے غصے سے کرسی کو لات مار کر گرا دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس کچھ دن اور پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حال کروں گا۔" عیسیٰ نے یہ سوچ کر خود کو تسلی دی۔

جبکہ جائی یانہ اپنے کمرے میں پہنچ چکی تھی۔ اس نے دروازے کو کنڈی لگ دی اور مڑ کر کمرے میں ادھر ادھر پھرنے لگ گئی کچن میں کھڑی پر سکون جائی یانہ کے مقابلے میں یہ جائی یانہ کافی بے چین دکھائی دیتی تھی۔ اس نے عیسیٰ سے یہ سب کہہ تو دیا تھا لیکن اب اسے ڈر لگ رہا تھا۔ اگر عیسیٰ نے اشفاق یا نوال کو جائی یانہ کی شکایت لگا دی تو وہ دونوں جائی یانہ کو عیسیٰ سے معافی مانگنے کا کہیں گے۔ ویسے بھی آج کل عیسیٰ ان دونوں کی آنکھوں کا تارا بنا ہوا تھا۔ اب اتنا ایٹیوڈ دکھا کر معافی مانگنے کا خیال اسے گڑھوں پانی میں ڈبو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

زینب کے گھر میں آج خوب رونق لگی ہوئی تھی۔گھر میں باتوں اور قہقہوں کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ڈرائنگ روم میں اگر جھانکو تو وہاں پر ام ہانی، نوال اور زینب محفل جمائے بیٹھی تھیں۔میز پر بہت سے شاپنگ بیگز رکھے ہوئے تھے۔نوال اور ام ہانی اپنی چیزیں نکال نکال کر زینب کو دکھا رہے تھے۔زینب ان کی شاپنگ کو دیکھتیں اور اس پر تبصرہ کر دیتیں۔آج زینب کی روایتی حریف ام ہانی کافی اچھے سے زینب سے بات کر رہی تھی لیکن یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔اسے آپ رشتے داروں کا روٹین کا رویہ سمجھ سکتے ہیں۔کبھی کبھار اتنے اچھے کے ان سے اچھا کوئی نہیں اور زیادہ تر آپ کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔

اسی پل عزاہ ملازمہ کے ساتھ چائے اور دوسرے لوازمات کی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔اس نے نیلے اور نارنجی رنگ کے ملاپ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس پر ہلکی سی کراہی بھی کی گئی تھی۔اس نے نارنجی رنگ کی شلوار اور نیلے رنگ کا ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا۔

کھانے کی ٹرے رکھ کر عزاہ بھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان کی شاپنگ دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔کچھ دیر بعد شایان بھی گھر آ گیا۔ڈرائنگ روم سے آتی آوازوں اور گھر میں چہل پہل دیکھ کر شایان سمجھ گیا کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔وہ سیدھا ڈرائنگ روم میں آ گیا۔

اس نے نوال اور ام ہانی کو دیکھ کر اونچی آواز میں سلام کیا۔

"السلام وعلیکم!"

نوال اور ام ہانی نے اس کے سلام کا جواب دیا۔شایان ان لوگوں سے کچھ دور رکھے صوفے پر بیٹھ گیا اور موبائل استعمال کرنے لگ گیا۔کچھ دیر بعد جب وہ سب شاپنگ دیکھ کر فارغ ہو گئیں تو سبھی خواتین بھی صوفوں پر بیٹھ گئیں۔نوال نے شایان کو خوشخبری سنانا چاہی۔

www.novelsclubb.com

"شایان بیٹا ہم نے جائی یانہ اور عیسیٰ کی بات پکی کر دی ہے۔اگلے مہینے کی نو تاریخ کو عیسیٰ اور جائی یانہ کا نکاح ہے۔"

"آپ کو مبارک ہو" شایان موبائل کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈے انداز میں مبارک باد دی۔ اسے جائی یا نہ اور عیسیٰ میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

"خیر مبارک!" نوال نے جواب دیا۔

"گھر میں تقریب ہے تو اس لیے کام بھی بھر گیا ہے۔ کوئی مدد کروانے والا بھی نہیں ہے۔ اس لیے ہم لوگ چاہتے تھے کہ اگر عزاہ کچھ دنوں کے لیے ہمارے گھر رہنے آ جائے۔" شایان نے اب اپنی نظریں موبائل سے ہٹا کر اپنی ممانی کے چہرے پر جما دی۔ نوال نے اسے یوں دیکھتا پا کر بولیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہم نے زینب سے بات کرلی ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ہے بس اب تمہاری اجازت کی ضرورت ہے۔اگر عزاہ ہمارے گھر آجائے گی تو ہمارا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا۔"

نوال امید بھری نگاہوں سے شایان کو دیکھ رہی تھیں۔شایان نے موبائل جیب میں رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"دیکھیں ممانی مجھے نہیں لگتا عزاہ کو آپ کے ساتھ جانا چاہیے۔"

شایان نے یہ بات چبا چبا کر کہی۔کمرے میں ایک دم سے تناؤ چھا گیا۔سب نے

اپنے پہلو بدلے۔نوال کا چہرہ فق ہو گیا۔زینب نے شایان کو تادیبی نگاہوں سے گھورا مگر شایان ابھی اپنی ماں کی جانب متوجہ نہ تھا۔

ام ہانی نے بات سنبھالنا چاہی۔

"لیکن بیٹا ہم لوگوں نے تو بس اسی لیے کہا کہ ہماری کچھ سہولت ہو جائے گی۔ویسے بھی عزاہ شادی کے بعد ہمارے گھر رکنے نہیں آئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

شایان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عزاہ کو اگر آپ اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں تو شوق سے لے جائیں لیکن پھر اسے دوبارہ یہاں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔البتہ اگر آپ اسے دو تین گھنٹوں کے لیے لے کر جانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور جہاں تک بات مدد کروانے کی ہے تو مجھے لگتا ہے جائی یا نہ کی عزاہ کے علاوہ بھی ایک بڑی بہن ہے۔آپ لوگوں کو اسے ڈھونڈ کر کام کرانے کے لیے لے آنا چاہیے۔"

شایان یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔کمرے میں موجود تمام نفوس ایک دوسرے سے نگاہیں چرانے لگے۔عزاہ کو اپنی ماں اور خالہ کا اترا ہوا چہرہ بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ شایان کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔شایان اس سے مزید ناراض ہو جاتا۔اس وقت شایان کی ناراضگی اپنے گھر والوں کی بے عزتی سے زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یانہ کی توقع کے برعکس اس کی ماں اور خالہ کچھ جلدی آ گئے تھے۔

نوال کا چہرہ زرد دکھائی دیتا تھا جبکہ ام ہانی معمول سے زیادہ چڑچڑی دکھائی دے رہی تھی۔

جب جائی یانہ ان کے آنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تو اسے معلوم ہوا کہ شایان نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور ساتھ ساتھ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عالیہ کے گھر چھوڑ کے جانے کا طعنہ دیا ہے۔اس لیے دونوں بہنیں خاصی اپ سیٹ دکھائی دے رہی تھیں۔

ام ہانی اونچی آواز میں اپنا غصہ نکالتے ہوئے بولی۔

"آخر اس کی ہمت کیسے ہوئی ہم سے بد تمیزی کرنے کی۔آپ کو اسی وقت اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دینا چاہیے تھا۔ابھی تو اس نے ہمارے سامنے اتنی بد تمیزی کی ہے پتہ نہیں ہمارے پیچھے وہ عزاہ کے ساتھ کیا کیا کرتا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

نوال خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھیں۔ان کی نگاہیں فرش پر موجود قالین پر ٹکی تھیں۔جائی یانہ کو پس منظر سے اشفاق کی گاڑی کا ہارن گھر کے

باہر بجتا محسوس ہوا مگر ام ہانی نے بات ختم کرنے کی بجائے مزید تیزی سے کہنا شروع کر دی۔

"اور آپ نے زینب کو دیکھا تھا کس طرح میسنی بن کر ہماری بے عزتی ہوتی دیکھ رہی تھی۔اس کو تو چاہیے تھا کہ اپنے بیٹے کو اسی وقت ڈانٹ کر چپ کروا دے لیکن نہیں وہ کیوں کچھ بولتی مجھے تو لگتا ہے شایان نے اسی کے شہ پر ہم سے بد تمیزی کی ہے۔اگر اس کی جگہ میں ہوتی تو اپنے عیسیٰ کا منہ تھپڑوں سے لال کر دیتی آخر اس کی ہمت کیسے ہوئی اپنی خالہ سے ایسے بات کرنے کی لیکن میرے عیسیٰ ہے ہی تمیز دار۔" جائی یانہ نے یہ سن کر اپنی آنکھیں اس انداز میں گھمائی جیسے کہنا چاہ رہی ہو خالہ آپ تو بس ہی کر دیں۔اسی وقت اشفاق بھی ادھر آ گئے۔وہ ام ہانی کی اونچی آواز سن کر خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔انہیں لگا کہ ام ہانی اور نوال کی لڑائی ہو گئی ہے۔

www.novelscrubb.com

"کیا ہوا ام ہانی؟ تم اتنے غصے میں دکھائی کیوں دے رہی ہو؟" اشفاق نے سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ان کے سوال نے ام ہانی کو یہ بات بتانے کا بہترین موقع دے دیا۔ام ہانی شروع ہو گئی اور شایان کی باتوں کو خوب نمک مرچ لگا کر اشفاق کے سامنے پیش کر دیا۔ساری باتیں بتانے کے بعد وہ بولی۔

"اشفاق بھائی میں تو کہتی ہوں کہ ابھی چل کر اپنی بیٹی کو گھر لے آتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں عزاہ کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔آخر شایان کو بھی تو پتہ چلے ہماری بیٹی لاوارث نہیں ہے۔وہ سوچتا کیا ہے ہم لوگ اتنے گرے پڑے لوگ ہیں جو اپنی بیٹی کا بوجھ اٹھا نہیں پائیں گے۔"

ام ہانی کی بات سن کر اشفاق نے دھیمی مگر اٹل آواز میں جواب دیا۔

"نہیں ام ہانی میں عزاہ کو واپس نہیں لاؤں گا۔" ام ہانی نے سن کر اشفاق کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا جبکہ نوال نے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی دونوں آنکھوں کے کناروں پر رکھ دی اور چہرہ جھکا دیا۔

"عزاہ کو وہی رہنا ہے۔ آپ لوگ بھی وہاں زیادہ نہ جایا کریں۔ وہ اس کا گھر ہے۔ وہ خود ہی ان تمام معاملات کو سنبھال لے گی اور جہاں تک بیٹیوں کا معاملہ ہے تو بیٹیاں بوجھ ہی ہوتی ہیں اور طلاق یافتہ بیٹی بوجھ ہونے کے ساتھ ساتھ دھبہ بھی بن جاتی ہے۔" یہ کہہ کر اشفاق کھڑے ہو گئے اور باہر چلے گئے۔

جائی یانہ نے باپ کو جاتے دیکھا۔آخر بابا کو اپنی عزت اتنی عزیز کیوں تھی۔وہ کیوں ہر دفعہ عزت کو خونی رشتوں پر ترجیح دیتے تھے۔انہیں اپنی بیٹی کا دکھ کیوں نہیں دکھائی دے رہا تھا۔شایان بھائی بجو کی کس طرح بے عزتی کرتے تھے وہ جائی یانہ نے ان کی شادی کے پہلے دن ہی دیکھ لی تھی۔اس لیے اسے زینب اور نوال کی باتوں نے دھچکا نہیں دیا تھا۔

جائی یانہ کی سوچ کا تسلسل نوال کی سسکیوں نے توڑا۔اس نے دروازے سے نگاہ ہٹا کر ماں کو دیکھا تو وہ سسکیاں لے لے کر رو رہی تھیں۔ام ہانی اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر عالیہ نوال کو کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں حوصلہ دینے لگ گئی۔ان کی آنکھوں میں بھی نمی اتر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ جا کر ماں کے لیے پانی لے کر آؤ!"ام ہانی نے نم آواز میں جائی یانہ کو حکم دیا۔۔جائی یانہ نے گردن اثبات میں ہلائی اور پانی لینے کے لیے چل دی۔

****
*

"شایان اب تمہیں گھر آئے مہمانوں سے بات کرنے کی تمیز بھی بھول گئی ہے۔"

زینب اپنے کمرے میں موجود تھی اور اپنے سامنے کھڑے شایان پر چلا رہی تھیں جسے دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ اسے اس ڈانٹ کا کوئی اثر ہو رہا ہے

"تم نے دیکھا تھا بھابھی کا چہرہ کتنا اتر گیا تھا۔ کیا سوچتی ہوگی وہ کہ میں نے تمہاری ایسی تربیت کی ہے۔" زینب نے تیز چلاتی آواز میں کہا۔

"مجھے لگتا ہے شاید اب وہ سمجھ گئی ہو نگی کہ اپنی بیٹی زبردستی کسی پر تھوپنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔" شایان نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ندامت کے آثار دور دور تک دکھائی نہیں دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

شایان کی ہٹ دھرمی دیکھ کر زینب کا غصہ پریشانی میں بدل گیا۔وہ اپنے کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں اور سر پکڑ لیا۔

"شایان تم عالیہ کو آخر بھول کیوں نہیں سکتے ہو؟"زینب کے لہجے میں اب تھکن اتر چکی تھی۔وہ شایان کو ہر صورت میں عالیہ سے دور رکھنا چاہتی تھی مگر شایان کو دیکھ کر تو ایسا لگتا تھا عالیہ کی محبت اس کے دل میں مزید بڑھ چکی ہے۔

شایان کے چہرے پر چھائی لاپرواہی یک دم ہوا ہو گئی۔اس کے اعصاب اب تن چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ کا تو یہاں پر کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔" اس نے تھوڑے سے غصے میں جواب دیا

"اس کا ذکر ہو یا نہ ہو لیکن وہ تمہارے دماغ پر ہر وقت چھائی رہتی ہے۔ اسی کی وجہ سے تم اتنے تلخ ہو گئے ہو۔ اس کے پیار نے تمہیں غلط اور صحیح کی تمیز بھلا دی ہے۔ اس کی وجہ سے تم نے آج بھابھی سے اتنی بد تمیزی کی۔ اسی کی وجہ سے تم اپنے اور عزاہ کے رشتے کو قبول نہیں کر پائے ہو۔" زینب نے درشتگی سے کہا۔ پھر انہوں نے شایان کو سمجھانا چاہا۔ "بیٹا وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے۔ تم اس کے پیچھے خوار کیوں ہو رہے ہو۔ تمہیں عزاہ پر دھیان دینا چاہیے۔ دیکھو تو صحیح وہ کتنی پیاری ہے۔ وہ عالیہ سے کئی گنا سگھڑ ہے۔ وہ کسی کے لیے بھی آئیڈیل بیوی ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ اب تک تمہاری بد تمیزی بھی برداشت کر رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب کی بات کا شایان نے غصے میں جواب دیا۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنی پیاری ہے اور کیسی بیوی ہے۔آپ نے صحیح کہا واقعی میں میں عالیہ کو دل سے نکال نہیں پایا ہوں۔عزاہ عالیہ نہیں ہے اور نہ میرے لیے کبھی بن سکتی ہے۔اگر عالیہ ایک اچھی بیوی نہیں بن سکتی پھر بھی مجھے وہی چاہیے تھی اور عزاہ اگر میری بدتمیزی برداشت کر رہی ہے تو یہ سارا اس کے باپ کا قصور ہے۔اگر اس کا باپ اس کو میرے پلے نہ باندھتا تو اسے یہ سب برداشت نہ کرنا پڑتا۔وہ میری محبت میں نہیں بلکہ طلاق کے ڈر سے یہ سب برداشت کر رہی ہے۔" شایان نے دوٹوک لہجے میں اپنا نکتہ پیش کر دیا۔زینب نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں واقعی میں ایسا لگتا ہے۔ تم ایک بے وفا کے لیے باوفا انسان کو ٹھکرا رہے ہو۔ دنیا ترستی ہے وفا کے لیے اور خدا نے بن مانگے تمہاری جھولی میں وفادار انسان ڈال دیا۔ اس کی قدر کرو شایان!" زینب کی آنکھیں اب سرخ اور نم پڑ چکی تھی۔ ایک بار پھر ماضی کی ایک جھلک ان کی آنکھوں سے گزر گئی۔ ایک عورت ایک آدمی کو پکڑ کر اسے بھیک مانگ رہی تھی۔ زینب نے فوراً سر کو جھٹکا۔ اس وقت شایان کو سمجھانا زیادہ ضروری تھا۔ انہوں نے شایان کو دیکھا جس کے چہرے پر ناگواری کے بادل چھائے ہوئے تھے۔

"اگر عزاہ دودھ سے نہا کر بھی میرے سامنے کھڑی ہو جائے گی تب بھی وہ میرے دل کو نہیں بھائے گی۔ مجھے اس سے اتنی ہی نفرت ہے جتنی عالیہ سے محبت ہے۔" شایان کا لہجہ دوٹوک تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سنو تم نے جو عزاہ پر میکے آنے جانے کی پابندی لگائی ہے اسے فوری طور پر ہٹاؤ۔" زینب نے بات بدل دی تھی۔ وہ جانتی تھیں اب شایان اس بحث میں مزید حصہ نہیں ڈال پائے گا۔

"میرے خیال سے آپ نے سنا نہیں۔ میں نے عزاہ کو وہاں رکنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اپنے گھر والوں سے ملنے وہ جا سکتی ہے مگر ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں!"

شایان کی بات سن کر زینب نے مزید کچھ بولنا چاہا مگر شایان نے یہ کہہ کر زینب کو چپ کروا دیا۔

"ماما عزاہ میری بیوی ہے۔میں اسے اپنے طریقے ہینڈل کروں گا۔اگر آپ نے کوئی اعتراض کیا تو میں آپ کی چہیتی بھتیجی کو طلاق نامہ دے کر ہمیشہ کے لیے میکے چھوڑ آؤں گا۔"

زینب نے بے بسی سے اپنے لب کاٹے۔وہ شایان کو جانتی تھیں اگر وہ یہ کہہ رہا تھا تو کر بھی سکتا تھا۔شایان کمرے سے نکلنے لگا۔شایان کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر سنہری آنکھوں والی لڑکی جو کمرے کے باہر ہی کھڑی تھی دروازے کی اوٹ میں چھپ گئی اور شایان کے جانے کا انتظار کرنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

شایان تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور راہداری میں گم ہو گیا۔عزاہ باہر نکلی اور زینب کو دیکھا جواب کافی تھکی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

عزاہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہاں سے جانے لگ گئی۔عالیہ میں آخر ایسا تھا کیا کہ اس کی بے وفائی بھی اس کو شایان کے دل سے بے دخل نہیں کر پائی تھی۔اس کی محبت میں آخر اتنا دم کیوں نہیں تھا۔شایان سوچتا تھا عزاہ طلاق کے ڈر سے یہ سب کر رہی تھی۔کیا اسے یہ واقعی میں عزاہ کی کوششیں طلاق کے ڈر کا سبب لگی تھی۔کیا وہ عالیہ کی محبت میں اس قدر اندھا ہو چکا تھا۔

چلتے چلتے وہ اپنے کمرے کے سامنے رک گئی۔کمرے میں اندھیرا پھیل گیا تھا یعنی شایان سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اندر جاتے ہوئے ٹھان لیا تھا وہ کسی نہ کسی دن شایان پر ثابت کر کے دکھائے گی کہ وہ یہ سب کسی کے ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی محبت کی وجہ سے برداشت کر رہی تھی۔ عزاہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دن اس کی زندگی کا سب سے تاریک دن ہو گا۔

****

گرمیوں کی آمد ہو چکی تھی۔ موسم اب گرم رہنے لگا تھا۔ جائی یانہ اور عیسیٰ کے نکاح میں اب بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ بازاروں کے چکر ابھی تک ختم نہیں ہوئے تھے۔ ام ہانی اپنے بیٹے کا نکاح کافی دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ نکاح میں وہ پورے خاندان کو جمع کریں مگر اشفاق نے انہیں ایسا کرنا

سے سختی سے منع کر دیا۔انہوں نے یہ بات صاف الفاظ میں ام ہانی کو بتادی کہ شادی پر صرف قریبی رشتے دار ہونگے۔ان کے علاوہ کوئی غیر ضروری شخص نہیں ہوگا۔ام ہانی کو یہ بات بہت بری لگی۔اس نے اکثر ڈھکے چھپے لہجے میں نوال سے یہ گلہ کرنا نہیں چھوڑا تھا۔عیسیٰ کے ابو رضوان صاحب بھی آ گئے تھے۔اب بس ایک ہفتے کی بات رہ گئی تھی۔

دوسری طرف نکاح کی تاریخ جتنی پاس آتی جا رہی تھی جائی یا نہ کے ذہنی تناؤ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔اسی ذہنی دباؤ نے اس کی معمول کی زندگی کو بہت بری طرح سے متاثر کر دیا تھا۔وہ زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں رہنے لگی تھی۔اس کے کھانا کھانے کا معمول بھی گڑبڑ ہو چکا تھا۔وہ کھانا تب ہی کھاتی تھی جب اسے شدید بھوک لگ رہی ہوتی تھی ورنہ وہ یونہی بھوکی پیاسی بیٹھی رہتی۔اس

www.novelsclubb.com

وجہ سے اس کا وزن بھی کافی گر گیا تھا۔ سب لوگ تقریب کے لیے اتنے پر جوش تھے کہ کسی نے جائی یانہ کی جانب دھیان نہیں دیا تھا۔

اس وقت جائی یانہ اپنے کمرے میں بند کال پر نائلہ کو ساری داستان سنا رہی تھی۔ اتنے دنوں سے خود تک یہ بات رکھ کر وہ تھک چکی تھی۔ وہ جانتی تھی نائلہ عزاہ کے مقابلے میں اس کی بات اچھے سے سمجھے گی۔ وہ بیڈ پر ترچھی لیٹی ہوئی تھی اور چہرے پر زمانے بھر کی بیزاری چھائی ہوئی تھی۔ نائلہ کو اپنی بات سنا کر جائی یانہ کو کافی ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نائلہ ساری بات سن کر بولی۔ "اچھا اسی لیے تم اتنے دنوں سے یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔"

"ہمم" جائی یانہ نے ہنکارا ابھرا۔

"ویسے تمہیں مجھے پہلے بتانا چاہیے تھا۔میں اتنے دنوں سے پریشان تھی۔ تمہیں کالز بھی کی مگر تم نے کوئی رسپانس ہی نہیں دیا۔"نائلہ نے شکوہ کیا۔

"اب بتادیانا۔" جائی یانہ نے بیزاری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"توکیا سوچا ہے اس مصیبت سے کیسے نپٹو گی؟"نائلہ کے سوال پر جائی یانہ نے جواب دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پتہ نہیں، مجھے تو کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔" جائی یانہ نے آنکھیں موند لی۔

"پلیز ڈونٹ ٹیل می کہ تم اس عیسیٰ سے شادی کرلو گی۔" نائلہ کی آواز اب تیکھی ہو گئی تھی۔

"تو اس ساری صورتحال میں اس کے علاوہ کوئی اور آپشن دکھائی دیتا ہے۔" جائی یانہ نے تلخی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم پہلے اس دنیا مافیا سے بیزار موڈ سے باہر نکلو۔" نائلہ نے اس دفعہ اسے غصے سے جھڑکا۔ پھر وہ کچھ دیر سوچ میں پڑی رہی۔ جب نائلہ کی خاموشی کچھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زیادہ ہی طویل ہو گئی تو جائی یانہ کو لگا کہ کال کٹ گئی ہے۔ ٹھیک اسی وقت نائلہ پر جوش انداز میں بولی۔

"ایسا کرو تم اپنے بابا کو عیسیٰ کی ساری حقیقت بتادو۔"

"میرے خیال سے میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ سب سے پہلے میں انہی کے پاس گئی تھی۔" جائی یانہ اس کی تجویز کو سن کر دانت پیستے بولی۔

"ہاں تم انکل کے پاس گئی تھی مگر انہیں کچھ بتایا تو نہیں تھا نا!" نائلہ ابھی بھی اسی قدر پر جوش تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ اب اٹھ کر بیٹھ ہو گئی اور موبائل دوسرے کان سے لگا لیا۔

"تمہارا مشورہ ہے تو صحیح مگر بابا اب کسی صورت نہیں مانیں گے۔

انہیں اپنی عزت بہت پیاری ہے۔ انہیں جب بھی خونی رشتوں اور عزت میں سے کسی ایک کو چننا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ عزت کو چنتے ہے۔" جائی یانہ نے تلخی سے کہا۔

اس کی بات سن کر نائلہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔ پھر اس نے موضوع ہی بدل ڈالا۔

"اچھا ان سب کو چھوڑو مجھے ذرا اپنے کزن عیسیٰ کی فوٹو تو بھیجو!"

"کیوں؟" جائی یانہ کی بھنویں سکڑ گئیں۔

"وہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ مصیبتیں انسانی صورت میں کیسی دکھائی دیتی ہیں۔" جائی یانہ کو محسوس ہوا تھا نائلہ شروع میں گڑبڑا گئی تھی۔

"اچھا!!"

"تو پھر تم کب بھیجو گی؟" نائلہ کی عجلت دیکھ کر جائی یانہ نے غصے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم فون رکھو گی تو ہی فوٹو بھیجوں گی نا!" جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ شرمندہ ہو کر فوراً بولی۔

"اوہ سوری سوری میں فون رکھ رہی ہوں۔ تم مجھے جلدی سے تصویر بھیجو پھر ہم دونوں رات کو بات کریں گے۔" یہ کہہ کر نائلہ نے کال کاٹ دی۔

جائی یانہ نے اپنے موبائل میں موجود عیسیٰ کی واحد فوٹو نائلہ کو سینڈ کر دی۔ یہ فوٹو اسے واٹس ایپ پر موجود ان کے فیملی گروپ سے موصول ہوئی تھی ورنہ جائی یانہ عیسیٰ کی منحوس شکل کبھی بھی اپنے موبائل میں نہ رکھتی۔

فوٹو سینڈ کرنے کے بعد اس نے اپنا موبائل بیڈ پر رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اپنا ڈوپٹہ کندھوں پر ڈال کر نیچے چلی گئی۔ جب جائی یانہ نیچے پہنچی تو اسے ڈرائنگ روم سے آوازیں آتی سنائی دی۔

جائی یانہ نے ڈرائنگ روم میں جھانکا تو اسے سب لوگ وہی بیٹھے دکھائی دیے۔اس نے دیکھا کہ عیسیٰ،ام ہانی اور رضوان تھری سیٹر صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ نوال اور اشفاق تھری سیٹر صوفے کے دائیں جانب رکھے ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔کمرے کے تناؤ اچھے سے محسوس کیا جا سکتا تھا۔کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔سب کے چہروں پر سنجیدگی نمایاں تھی۔

"ہمارا مطالبہ اتنا بھی غلط نہیں ہے اشفاق؟" یہ بات رضوان صاحب نے کہی تھی۔جائی یانہ نے ان کے چہرے پر نظر ڈالی۔ان کے مغربی نقوش اور گندمی رنگت والے چہرے پر تیوریاں چڑھی ہوئی تھی۔ان کی سبز آنکھیں بالکل عیسیٰ جیسی تھی۔ام ہانی نے انہیں بتایا تھا کہ رضوان انکل کی ماں امریکی تھی۔ انہوں نے اپنی سبز آنکھیں اور مغربی نقوش انہی سے لیے تھے۔ان کے منہ سے

www.novelsclubb.com

صاف اردو سننا جائی یانہ کو شروع میں خاصا مضحکہ خیز لگا تھا۔اس وقت رضوان اشفاق کو اپنی سبز آنکھوں سے گھور رہے تھے۔

"دیکھو ہم تمہاری بیٹی کو اس وقت لے رہے ہیں جب تمہارے گھر پر ہر کوئی انگلیاں اٹھا رہا ہے۔مجھے تو میرا یہ مطالبہ کہیں سے بھی غلط نہیں لگ رہا ہے۔"رضوان کی بات کی ام ہانی نے بھی تائید کی۔

"اشفاق بھائی مجھے بھی رضوان کی باتیں صحیح لگ رہی ہیں۔"اس کی نظر عیسیٰ پر گئی جوان سب سے بیگانہ موبائل پر مصروف تھا۔جائی یانہ نے ناگواری سے اپنا چہرہ اپنے ماں باپ کی جانب کر لیا۔آخر خالہ خالو اس کے ماں باپ سے کس بات کا مطالبہ کر رہے تھے۔اشفاق گہری سوچ میں ڈوبے دکھائی دیتے تھے جبکہ نوال بے چین دکھائی دے رہی تھی۔

"لیکن ام ہانی ہمارے باقی بچے بھی تو ہے اگر ہم نے یہ گھر عیسیٰ کے نام کر دیا تو ہم اپنے باقی بچوں کو کیا دیں گے۔" نوال نے ان کو سمجھانا چاہا مگر رضوان اور ام ہانی کے چہروں پر ناگواری چھا گئیں۔ جائی یانہ کا دماغ الٹ گیا۔ تو سارا چکر اس گھر کا تھا۔

"کیا آپ لوگ عالیہ کو بھی حصہ دیں گے۔ جو کچھ اس نے کیا ہے اس کے بعد تو آپ لوگوں کو اسے فوراً اپنی جائیداد سے بے دخل کر دینا چاہیے۔" رضوان نے عالیہ کا نام اتنی حقارت سے لیا کہ جائی یانہ کو تپ چڑھ گئی۔ ام ہانی نے فوراً بات آگے بڑھائی۔ "اور جہاں تک عزاہ کا تعلق ہے تو آپ اسے کاروبار میں سے کچھ حصہ دے دینا۔ اس کا حق پورا ہو جائے گا۔"

"ام ہانی تم بات کو سمجھو۔۔۔"نوال نے سمجھانا چاہا مگر اشفاق نے انہیں چپ کروا دیا۔

"اگر تم لوگوں کو ضمانت کے لیے یہ گھر چاہیے تو ٹھیک ہے یہ گھر میں جائی یانہ کے نام کر دیتا ہوں۔"اشفاق حتمی انداز میں بولے۔

رضوان صاحب نے اعتراض کرنے کے لیے لب کھولے مگر ام ہانی نے ان کا ہاتھ دبا کر انہیں خاموش کروا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آپ یہ گھر جائی یانہ کے نام کر دیں۔ ویسے بھی میاں بیوی کی چیز تو ایک ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو بس ضمانت ہی چاہیے تھی۔"ام ہانی نے میاں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیوی کے الفاظ چبا چبا کر ادا کیے تھے۔ جائی یانہ نے ان کی بات کا مطلب اگلے ہی پل نکال لیا تھا۔ اب ان کا منصوبہ نکاح کے بعد گھر عیسیٰ کے نام کروانا ہو گا۔

جائی یانہ اپنے باپ کی بات پر خوب مشتعل ہوئی۔ آخر وہ ایسے مطالبے کو کیسے مان سکتے تھے۔ غصے کی زیادتی کی وجہ سے اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔ ٹھیک اسی وقت نوال کی نظر چوکھٹ پر کھڑی جائی یانہ پر پڑی۔ وہ جائی یانہ کو دیکھ کر سمجھ گئی کہ اس کے ارادے صحیح نہیں ہے۔ اس لیے پہلے انہوں نے جائی یانہ کو گھورا پھر فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں دیکھ کر آتی ہوں چائے ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی ہے؟" سب کو یہ تاثر دے کر نوال کمرے سے باہر نکل گئیں۔ انہوں نے جائی یانہ کا ہاتھ تھاما اور

ڈرائنگ روم سے دور لے آئی۔ دور آتے ہی نوال کی جائی یانہ کے ہاتھ پر گرفت ہلکی ہوئی جائی یانہ نے فوراً اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے تھے رضوان انکل؟ آپ لوگ تو میرا سودا کر رہے ہیں!" جائی یانہ تیز آواز میں چلائی۔

نوال نے جائی یانہ کا بازو دبایا۔

www.novelsclubb.com

"دھیمی آواز میں بات کرو۔ یہ بات اگر کمرے میں بیٹھے کسی شخص کے کان میں پہنچی تو تمہارے لیے مزید مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔" نوال دھیمی آواز میں جائی یانہ پر غرائی۔

جائی یانہ نے اپنا بازو ماں کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

"جاتی ہے تو جاتی رہے۔ جب انہیں یوں سودا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی ہے تو میں بول بھی نہیں سکتی ہوں۔ اتنے پنچ لوگ میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھے ہیں۔" جائی یانہ کے منہ سے یہ بات نکلتے ہی نوال نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ اس قدر زور کا تھا کہ جائی یانہ کا چہرہ ایک طرف جھک گیا اور بالوں نے اس کا چہرہ چھپا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی حد میں رہا کرو۔ تمہارے خالہ اور خالو ہے وہ لوگ۔ اور ان کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ جو داغ تم لڑکیوں نے ہمارے اوپر لگایا ہے اس کے بعد ایسے ہی لوگ ہم سے شیر بن کر بات کریں گے۔"

جائی یانہ نے چہرہ اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔ جائی یانہ کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔ دوسری طرف نوال بھی ہانپ رہی تھی۔

"اپنے کمرے میں جاؤ جائی یانہ!" نوال نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ "اور جب تک تمہارا نکاح نہیں ہو جاتا اپنا زیادہ وقت کمرے میں ہی گزارنا۔ مجھے تم گھر میں گھومتی پھرتی نہ دکھائی دو۔"

جائی یانہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔اس کا ہاتھ ابھی بھی گال پر تھا۔اب اس کی بھوری آنکھوں میں پانی آنسو بن کر پلکوں پر لڑکھتا دکھائی دے رہے تھے۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے۔"نوال نے غصے سے کہا۔"میں نے کہا جاؤ۔"

نوال کی دھتکار سن کر جائی یانہ اوپر کی جانب تیزی سے بھاگتے ہوئے زینے چڑھنے لگ گئی۔نیچے کھڑی نوال تاسف سے اپنی بیٹی کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔وہ اپنی اولاد پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتی تھی مگر اس وقت انہیں جو صحیح لگا انہوں نے کیا۔وہ نہیں چاہتی تھی ام ہانی یہ باتیں سن کر ان کی بیٹی کو مزید تکلیف دے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف جائی یانہ نے دروازہ زور سے بند کیا اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔ وہ ایک بوجھ تھی جسے اتارنے کی قیمت اس کے ماں باپ عیسیٰ کو چکا رہے تھے۔ اتنی قیمت چکانے کے بعد بھی جائی یانہ جانتی تھی کہ عیسیٰ کے گھر والوں کی بس نہیں ہو گی۔ وہ اپنا یہ احسان ساری عمر اوپر رکھے گے اور ہمیشہ اس احسان کو کیش کرواتے رہے گے۔

****

www.novelsclubb.com

نکاح سے ایک دن پہلے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یونیورسٹی کی راہداریوں میں اس وقت خوب چہل پہل تھی۔ سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے۔ ایسے میں گھنگرالے بالوں والا لڑکا سیڑھیوں کے زینے پر بیٹھا تھا۔ وہ اپنا دایاں پاؤں اضطراب سے ہلا رہا تھا اور بار بار گھڑی پر نظر ڈال رہا تھا۔ شاید اسے کسی کے آنے کا انتظار تھا۔ کچھ دیر بعد اسے راہداری سے ایک سیاہ چادر اوڑھے لڑکی آتی دکھائی دی۔ اس نے اپنی چادر کو چاروں طرف اچھے سے اوڑھا ہوا تھا۔

وہ گھنگرالے بالوں والے لڑکے کی جانب ہی آ رہی تھی۔ وہ لڑکے کے پاس آ کر رکی۔

"تم نے اتنی رش والی جگہ ہی کیوں منتخب کی؟" لڑکے نے ادر گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں کسی بھی لڑکے سے تنہا نہیں ملتی ہوں۔" لڑکی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"ایک تو پتہ نہیں ہر عورت کو میں ہی مشکوک کیوں لگتا ہوں؟" لڑکے نے چڑ کر کہا۔ پھر وہ کام کی بات پر آیا۔

"تم نے ان سے فوٹو مانگی؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے اس سے اسی دن مانگ لی تھی۔ تم ہی آج آئے ہو ورنہ میں کب کی دکھا دیتی۔" لڑکی نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا دکھاؤ مجھے فوٹو!"لڑکے نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

لڑکی نے اپنا موبائل نکالا اور فوٹو نکال کر لڑکے کو موبائل دے دیا۔

فوٹو دیکھ کر لڑکے کا جبڑا سختی سے بھینچ گیا۔

"یعنی میرا شک صحیح تھا!"لڑکے نے دبی دبی غراہٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس کا مطلب ہے وہ واقعی میں وہی ہے جس کا تم نے مجھے بتایا تھا۔"

لڑکی نے پریشان لہجے میں کہا۔ پھر اس نے لڑکے سے پوچھا۔

"تمہیں ویسے کس نے بتایا کہ اس لڑکے کی منگنی اس سے ہوگئی ہے؟"

"میرے کزن نے بتایا تھا کہ اس کی منگنی ہوگئی ہے۔اس نے اس کی منگیتر کا نام بھی مجھے بتادیا تھا جس سے یہ کمینہ شادی کرنے والا ہے۔اس نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ لڑکی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور بی اے کی اسٹوڈنٹ ہے۔ تم جانتی ہو ان کا نام کتنا یونیک ہے اور ایسے نام کی ہمارے یونیورسٹی میں بہت کم لڑکیاں ہے یا شاید ہے ہی نہیں۔اس لیے مجھے سب سے پہلے شک ان ہی پر ہوا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"پھر تو مجھے یہ بات اسے ابھی بتانی ہوگی" لڑکی پہلے سے زیادہ پریشان ہوگئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں ابھی نہیں۔" لڑکے نے دوٹوک انداز میں لڑکی کو انکار کیا۔ پھر اس نے لڑکی سے پوچھا۔ "اس کا نکاح کل ہے نا!!"

لڑکی نے سر اثبات میں گھمایا۔ لڑکے نے فیصلہ کر لیا۔ "تو ہمیں کل جا کر اس کی اصلیت سب کے سامنے کھولنی ہے۔"

"لیکن کل ہی کیوں؟" کالی چادر والی لڑکی نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کے کچھ ثبوت مجھے کل ہی ملیں گے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن لڑکی کے دل میں خدشات جنم لینے لگ گئے تھے۔

"مگر تم یہ بھی سوچو اگر ہمیں دیر ہو گئی تو کیا ہو گا۔ایسا نہ ہو ہماری دیری سے میری دوست کا نکاح اس سے ہو جائے۔"

لڑکی کے خدشات پر لڑکے کے چہرے پر سایہ چھایا۔

"میں جانتا ہوں اس کام میں بہت رسک ہے مگر ہمیں یہ جوا تو کھیلنا ہی ہو گا۔" دونوں کے چہروں پر پریشانی عیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایسا کیا تھا جو ابھی صرف ان دونوں کو معلوم تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

(باقی آئندہ)

www.novelsclubb.com